وہ ہم میں سے نہیں

(مع 38 حکایات)

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود پاک لکھنے کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا ابوالعبّاس اُقْلِیْشی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ گویا آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ بڑے ناز و انداز کے ساتھ جنت میں چَہَل قدمی فرما رہے ہیں۔ دیکھنے والے نے پوچھا: آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے یہ مَقام کیسے پایا؟ جواب دِیا: اپنی کِتاب ''اَلْاَرْبَعِیْن'' میں کثرت سے دُرُود لکھنے کی وجہ سے۔

(القول البدیع،الباب الخامس،الصلاۃ علیہ عند کتابۃ اسمہ......الخ،ص ٤٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) جو خوش الحانی سے قران نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں

خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰن یعنی جو خوش الحانی سے قران نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں۔ (بخاری،کتاب التوحید،باب قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَأَسِرُّوا قَوْلَکُمْ...الخ،٤/٥٨٦،حدیث:٧٥٢٧)

خوش آوازی قران کا زیور ہے

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یَتَغَنَّ یا تو غِنَاءٌ سے بنا ہے بمعنی خوش اِلحانی اور

www.dawateislami.net

اچھے لہجے سے پڑھنا یا غَــنَــا سے بنا بمعنی بے پرواہی بے نیازی یعنی جو شخص قرآن شریف خوش اِلحانی سے نہ پڑھے وہ ہمارے طریقہ سے خارِج ہے۔ معلوم ہوا کہ بُری آواز والا بھی بقدرِ طاقت عمدگی سے قرآن شریف پڑھے کہ خوش آوازی قرآن کریم کا زیور ہے، جس سے تلاوت میں کشش پیدا ہوتی ہے لوگوں کے دل مائل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ تبلیغ کا ذریعہ ہے یا جسے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) قرآن کا علم دے اور وہ لوگوں سے بے نیاز نہ ہو جائے بلکہ اپنے کو ان کا محتاج سمجھے وہ ہمارے طریقہ یا ہماری جماعت سے خارِج ہے عالم صرف اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کا محتاج ہے اور باقی مخلوق عالمِ دین کی حاجت مند ہے، اس لئے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھ کر بھیک مانگنا یا علما کا مالداروں کے دروازوں پر ذِلّت سے جانا ممنوع ہے، اللّٰــــہ تعالٰی علمائے دین کو کفایت بھی دے قناعت بھی۔ (مرآۃ المناجیح،۳/۲۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''وہ ہم میں سے نہیں'' کا مطلب

حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سیرت پر عمل پیرا نہیں، ہماری دی ہوئی ہدایت پر گامزن نہیں اور ہمارے اخلاق سے آراستہ نہیں۔ (شرح أبی داود للعینی،کتاب الصلاۃ،باب کیف یستحب الترسل فی القرآن،۵/۳۸۵،تحت الحدیث:۱۴۳۹)

مُفَسّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس

www.dawateislami.net

طرح کی احادیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا، ہاں! جو حضرات انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کی توہین کرے وہ اسلام سے خارِج ہے۔ (مراۃ المناجیح،٦/٥٦٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔ (ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ٢/١٣١، حدیث: ١٣٤٢)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی خوش اِلحانی اور بہترین لہجے غمگین آواز سے تلاوت کرو اور ہر حرف کو اس کے مَخرج سے صحیح ادا کرو مگر گا کر تلاوت کرنا جس سے مَد شد میں فرق آ جائے حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح،٣/٢٦٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں چھ چیزوں سے خوفزدہ ہوں

حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: میں چھ

www.dawateislami.net

چیزوں سے خوفزدہ ہوں:(۱)بیوقوفوں کی حکمرانی (۲)رشوت کے فیصلوں (۳)سپاہیوں کی کثرت (٤)قطع رحمی (۵)ایسی قوم سے جو قرآن کو موسیقی کے طرز پر پڑھے گی، اور(٦)قتلِ ناحق۔(مسند احمد،۹/۲۵۲حدیث:۲٤۰۲۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کی احتیاطیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: قرآنِ عظیم خوش الحانی سے پڑھنا جس میں لہجہ خوشنما دلکش پسندیدہ، دل آویز، غافل دلوں پر اثر ڈالنے والا ہو، اور **مَعَاذَ اللّٰہ** ❁ رعایتِ اوزانِ موسیقی کے لئے ہیأتِ نظمِ قرآنی کو بدلا نہ جائے ❁ مَمْدُوْد کا مقصور مقصور کا ممدود نہ بنایا جائے ❁ حروفِ مد کو کثیر فاحش کشش جسے اصطلاحِ موسیقیان میں تان کہتے ہیں نہ دی جائے ❁ زمزمہ پیدا کرنے کے لئے بے محل غُنہ ونون نہ بڑھایا جائے، غرض طرزِ ادا میں تبدیل وتحریف راہ نہ پائے، بیشک جائز ومرغوب بلکہ شرعاً محبوب ومَندوب بلکہ بتاکیدِ اکید مطلوب اعلیٰ درجہ کی ہے، زمانہ صحابہ وتابعین وائمہ دین رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہُم اَجمعین سے آج تک اس کے جواز واستحسان پر اجماعِ علما ہے۔(فتاوی رضویہ،۲۳/۳۵۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جس کی آواز اچھی نہ ہو؟

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ہر شخص کی آواز اس کے لحاظ سے ہوگی، ایک ہی شخص اپنی آواز بُری بھی نکال سکتا ہے اور کچھ اچھی بھی تو قرآن کی تلاوت میں اچھی آواز استعمال کرو یہ مطلب نہیں کہ جس کی آواز اچھی نہ ہو وہ تلاوت قرآن ہی نہ کرے۔(مراۃ المناجیح،۳/۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عورت کا اجنبیوں کے سامنے تلاوت کرنا

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: عورتوں کو اذان دینا، تکبیر کہنا، خوش الحانی سے اجنبیوں کے سامنے تلاوت قرآن کرنا سب ممنوع ہے عورت کی آواز بھی ستر ہے۔(مراۃ المناجیح،۶/۴۴۵) مفتی صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں: جو عورت قاریہ ہو وہ بھی اپنی قرأت عورتوں کو سنائے مردوں کو نہ سنائے کہ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔(مراۃ المناجیح،۸/۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن پڑھنے کا طریقہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور دن رات اس کی تلاوت کرو جیسا کہ تلاوت کا حق ہے اور قرآن کا اعلان کرو، اسے خوش آوازی سے پڑھو اس کے معنٰی میں

www.dawateislami.net

غور کرو تا کہ تم کامیاب ہو اور اس کا ثواب جلدی نہ مانگو کہ اس کا ثواب بہت ہے۔

(شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوتہ، ۲/۳۵۰، حدیث:۲۰۰۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی قرآن شریف پر سر رکھ کر نہ لیٹو کہ یہ بے ادبی ہے قرآن سے بے فکر نہ ہو جاؤ کہ اس کی تلاوت میں سُستی کرو، اس پر عمل نہ کرو، دوسرے معنی قوی ہیں جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔ (''جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے'' کے تحت مفتی صاحب رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:) اس جملہ میں دو حکم ہیں ہمیشہ قرآن پڑھنا اور دُرست پڑھنا، قرآن کا حق تلاوت یہ ہے کہ اس کی تلاوت صحیح طریقہ سے کرے اور اس پر عمل کرے رضائے الٰہی کے لئے پڑھے نہ کہ محض لوگوں کو خوش کرنے کے لیے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ (پ۲۲، فاطر:۲۹) ﴿ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز قائم رکھتے ہیں۔﴾

یہاں (صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ قرآن کریم پر تکیہ لگانا اس کی طرف پاؤں پھیلانا اس پر کوئی اور کتاب رکھنا اس کی طرف پیٹھ کرنا اسے پھینکنا وغیرہ سخت منع ہے[1]،

مــــدینہ

[1]: فتاویٰ امجدیہ جلد 4 صفحہ 441 پر ہے: جان بوجھ کر قرانِ پاک کو زمین پر پھینکنا کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۱۹۴)

www.dawateislami.net

قرآن کریم کو چومنا، سر پر رکھنا مستحب ہے، اس سے فال نکالنا حرام ہے۔ ﴿مفتی صاحب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں: ﴾قرآن کریم خوش اِلحانی سے پڑھو اور قرآن کے ذریعہ لوگوں سے غنی و بے نیاز ہو جاؤ، (لفظ تَغَنُّوا) گانے کے معنی میں نہیں کہ قرآن شریف گا کر پڑھنا حرام ہے۔ تدبُّرِ قرآن علما کا اور ہے بے علم لوگوں کا کچھ اور! علما تو اس کے معنی و اَحکام میں غور کریں عوام یہ سمجھ کر پڑھیں کہ یہ وہ الفاظ ہیں جو نبی کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور تمام صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضوَان) نے پڑھے تھے، **اللّٰہ اکبر!** ہمارے کہاں نصیب کہ وہ الفاظ ہماری زبان پر بھی آئیں۔ ﴿مفتی صاحب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں: ﴾تلاوتِ قرآن، تعلیمِ قرآن، تجویدِ قرآن کا ثواب آخرت میں ملے گا جو تمہارے علم و فہم سے وَراء ہے تم صرف یہاں ہی اس کا ثواب نہ لو یعنی دنیا کو اسی کا مقصد نہ بنا لو۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن کریم دُرست پڑھا جائے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: بلاشبہ اتنی تجوید جس سے تصحیحِ حروف ہو اور غلط خوانی سے بچے فرضِ عین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۶/۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

قرآن کریم سیکھنے والوں کے حلقے بنا دیتے

جامع مسجد دِمشق میں حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں نمازِ فجر کے بعد لوگ قرآن سیکھنے کے لئے جمع ہوجاتے، آپ ان لوگوں کے دس دس افراد پر مشتمل حلقے بنا دیتے اور ہر حلقے پر ایک نگران مقرر فرماتے جو اُن کو پڑھاتا اور ان کی غلطیوں کی اِصلاح کرتا۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ خود محراب میں تشریف فرما ہوکر انہیں ملاحظہ فرماتے، اگر کسی نگران کو کوئی مسئلہ دَرپیش ہوتا تو وہ آپ کی خدمت میں رجوع کرتا۔(معرفة القراء الکبار، ١/٤١)

اونچا سننے کے باجود غلطی پکڑ لیا کرتے

حضرت سیِّدُنا امام قالون رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اونچا سنتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ تلاوت کرنے والے کے ہونٹوں کو دیکھ کر اس کی غلطی کی نشان دہی فرما دیا کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، ٩/٧٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی اور تعلیمِ قرآن

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت **قراٰنِ پاک** کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اندرون وبیرونِ مُلک حفظ وناظرہ کے کثیر مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** قائم ہیں۔پاکستان میں **ہزاروں** مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظِرہ کی مُفت تعلیم دی جارہی ہے۔اسی طرح مختلف

www.dawateislami.net

مَساجِد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا **مدارس المدینہ** بالغان کی 41 منٹ کے لئے ترکیب ہوتی ہے جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قران کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دُنیا کے مختلف مَمالِک میں اکثر گھروں کے اندر روزانہ ہزاروں مدارِس بنام **مدرَسۃُ المدینہ** (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرانِ پاک، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجی مشتاق کی اِنفرادی کوشش

بابُ المدینہ (کراچی) کورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملنے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، گانے باجے سننا، ڈانس پارٹیوں میں ڈانس کرنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ ہمارے علاقے کے ایک اسلامی بھائی نے مجھے ترغیب دلائی کہ میں عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں قران پاک پڑھنے آیا کروں۔ ان کا محبت بھرا انداز دیکھ کر مجھ سے انکار نہ ہوسکا اور میں نے ہاں کر لی۔ جب میں عشاء کی نماز پڑھنے مسجد گیا اور نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کیا تو وہاں کا ماحول بہت اچھا لگا اور میں باقاعدگی سے وہاں جانے لگا۔ وہاں قران پڑھایا جاتا،

www.dawateislami.net

وضو و غسل اور نماز کے مسائل سکھائے جاتے اور اخلاقی تربیت بہت ہی پیارے انداز میں کی جاتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ میں تعلیم کی برکت سے میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کا پابند ہوگیا اور نیک اعمال میں رغبت ہونے لگی۔ ایک مرتبہ جب ''دعوتِ اسلامی'' کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی ہمارے علاقے میں تشریف لائے تو مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: آپ فیضانِ سنت کا دَرس کیوں نہیں دیتے؟ میں نے عرض کی: ''حضور! میری داڑھی نہیں۔'' ارشاد فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ درس کی برکت سے داڑھی والے بن جاؤ گے۔ باعمل مبلغ کی کہی ہوئی بات پوری ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اپنے چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی سجالی۔ یہ بیان دیتے وقت میں ایک علاقائی ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کے پیغام کو عام کر رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَعرابی نے غلطی پکڑ لی (حکایت)

حضرت سیِّدُنا امام اَصْمَعِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے: ایک دن میں سورۂ مائدہ کی تلاوت کر رہا تھا اور میرے ساتھ ایک اَعرابی موجود تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا: وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ﴿۳۸﴾ (ترجمہ کنز الایمان: اور اللّٰہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ۶، المائدہ: ۳۸)) تو غلطی سے ''واللّٰہ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ'' پڑھ دیا۔ اَعرابی نے پوچھا: یہ کس کا کلام ہے؟ میں نے کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے۔ اس نے کہا: دوبارہ پڑھو۔

www.dawateislami.net

میں نے دوبارہ وہی غلطی کردی، پھر میں اپنی غلطی سے آگاہ ہوا تو دُرُست پڑھا۔ اَعرابی نے کہا: اب تم نے دُرُست پڑھا ہے۔ میں نے پوچھا: تمہیں اس غلطی کا کیسے پتہ چلا؟ اس نے کہا: اے شخص! اللہ عَزَّوَجَلَّ غالب حکمت والا ہے اس لئے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا، اگر وہ اسے بخش دیتا اور رحم فرماتا تو ہاتھ کاٹنے کا حکم نہ دیتا۔

(تفسیر کبیر، ۳۵۷/٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِخلاص بھی ضروری ہے (حکایت)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے سحری کے وقت اپنے حجرے میں سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کی، جب میں نے اسے ختم کیا تو مجھ پر اُونگھ طاری ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے اُترا جس کے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کا صحیفہ (رجسٹر) تھا، اس نے وہ میرے سامنے رکھ دیا، میں نے اس میں سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی پائی اور سوائے ایک کلمہ کے تمام کلمات کے نیچے دس دس نیکیوں کا ثواب لکھا ہوا دیکھا، میں نے اس کلمے کی جگہ لکھ کر مٹا دینے کے اثرات دیکھے تو مجھے دکھ ہوا، لہٰذا میں نے اس شخص سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اس کلمہ کو بھی پڑھا تھا، لیکن میں اس کا ثواب لکھا ہوا پا رہا ہوں نہ ہی اس کلمے کو! اس شخص نے جواب دیا: آپ سچ کہہ رہے ہیں، آپ نے واقعی اسے پڑھا تھا اور ہم نے بھی اسے لکھ لیا تھا مگر ہم نے ایک ندا دینے والے کو یہ کہتے سنا کہ اسے مٹا دو! اور اس کا اجر و ثواب بھی کم کر دو! چنانچہ ہم نے اسے مٹا دیا۔ یہ

www.dawateislami.net

سن کرمَیں خواب میں رونے لگا اور عرض کی: تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: ایک شخص دورانِ تلاوت آپ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس کی خاطر اپنی آواز بلند کر لی تھی، لہٰذا ہم نے اسے مٹادیا۔ (قوت القلوب، ۱/ ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کاش یہ آواز قران کی تلاوت میں استعمال ہوتی (حکایت)

ایک بار حضرت سیِّدُ ناعبداللہ ابن مسعود (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کسی مجلس پر گزرے جہاں ایک گوَیّا (singer) بہت اچھی آواز سے گا رہا تھا، آپ نے فرمایا: کاش! یہ آواز قرآن شریف پر استعمال ہوتی۔ یہ خبر گوَیے کو پہنچی اس نے سچی توبہ کی اور حضرت سیِّدُ نا ابن مسعود (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کے ساتھ رہنے لگا حتّٰی کہ قران کریم کا عالم وقاری ہوگیا۔ (مرقات) (مراۃ المناجیح،۳/۲۷۰)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہوجائے
تلاوت کرنا میرا کام صبح وشام ہوجائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ۳/۴۲۱، حدیث: ۵۰۶۳)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو کسی سنت کو بُرا جانے وہ اسلام سے خارِج ہے یا جو بلاعُذْر ترکِ سنت کا عادی ہو جائے وہ میرے پرہیزگاروں کی جماعت سے خارِج ہے۔ (مراۃ المناجیح، ١/١٥١)

حدیث میں "سنت" سے کیا مراد ہے؟

حضرتِ علامہ بدرُ الدین عینی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث میں سنت سے مراد طریقہ ہے اور طریقہ فرض، نفل، اعمال اور عقائد سب کو شامل ہے۔ (عمدۃ القاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ١٤/٥، تحت الحدیث: ٥٠٦٣)

سنت کسے کہتے ہیں؟

سنت کا لُغوی معنی طریقہ و راستہ ہے، حضرت علامہ سیّد شریف جُرجانی حنفی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: شرعی طور پر سنّت اس دینی طریقے کو کہتے ہیں کہ جو فرض اور واجب نہ ہو اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر مُوَاظَبَت (ہمیشگی) فرمائی ہو لیکن کبھی کبھار ترک بھی فرمادیا ہو۔ اگر وہ مُوَاظَبَت (ہمیشگی) عبادت کی غرض سے ہو تو اسے **سُنَنِ ہُدیٰ** (یعنی سنّتِ مؤکدہ) کہتے ہیں اور اگر مُوَاظَبَت (ہمیشگی) عادت کے طور پر ہو تو اسے **سُنَنِ زوائد** کہتے ہیں۔ پس سنّتِ ہُدیٰ (یعنی سنّتِ مؤکدہ) وہ ہے کہ جس پر تکمیلِ دین کے لئے عمل کیا جاتا ہو اس کا ترک مکروہ یا اِساءَت (یعنی

www.dawateislami.net

بُرا) ہوتا ہے۔ جبکہ سُنَنِ زَوَائِد (یعنی سنّتِ غیر مؤکدہ) وہ ہیں کہ جن پر عمل کرنا محمود اور اچھا ہوتا ہے ان کے ترک میں کراہت اور اِسَاءَت (یعنی برائی) نہیں ہوتی جیسا کہ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے اور لباس میں نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے کو اپنانا۔(التعریفات،ص ٨٨)

سنت کی اقسام

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سنت کی قسمیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: سنت ہدٰی (یعنی سنت مؤکدہ) اس کے ترک سے اساءت وکراہت لازم آتی ہے مثلاً جماعت، اذان اور تکبیر وغیرہ، سنتِ زوائد (یعنی سنت غیر مؤکدہ) اس کے ترک سے اساءت وکراہت لازم نہیں آتی مثلاً آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کا لباس پہننا، نَفل ومَندوب کا معاملہ بھی یہی ہے اس کے کرنے والے کو ثواب ہوگا مگر تارک گنہگار نہیں، فقہانے بعض اوقات سنتِ زوائد کی مثال نماز میں آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کا قرأت، رکوع اور سجود کو لمبا کرنا بھی دی ہے جب وہ (یعنی سنت) دین اور شعائر دین کا حصہ نہیں تو انہیں سنتِ زوائد کہا جاتا ہے بخلاف سنت ہدٰی کے، وہ سنن مؤکدہ ہوتی ہیں جو واجب کے قریب ہیں ان کا تارِک گمراہ ہے **واللہ تعالٰی اعلم۔**

(فتاوی رضویہ مخرجہ، ٧/٣٩٤ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

سنّت پر عمل کی برکت سے مغفرت ہوگئی (حکایت)

حضرت سیِّدُ نا امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا علی بن حسین بن جَدّ اء عُکْبَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُ نا ھِبَۃُ اللّٰہ طَبَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ عرض کی: کس سبب سے؟ تو انھوں نے رازدارانہ انداز میں کہا: سنّت کی وجہ سے۔

(سیر اعلام النبلاء، اللالکائی (ھبۃ اللہ بن الحسن)، ۲۶۹/۱۳، رقم:۳۷۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سنّت پر عمل کرنا مغفرت کا ذریعہ بن گیا۔ یقیناً کامیاب و کامران ہے وہ جو فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے۔

ثواب کے حق دار بنئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معمولات میں سے کئی کام ایسے ہیں جنہیں اگر سنّت کے مطابق کیا جائے تو ہم ثواب کے حقدار بن سکتے ہیں مثلاً سنت کے مطابق کھانا پینا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، مسواک کرنا، لباس پہننا، جوتے پہننا اور اُتارنا، تیل لگانا، ناخن کاٹنا، گفتگو کرنا وغیرہ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت سے محبت عطا

www.dawateislami.net

فرمائے۔ سنت سے محبت کے کیا کہنے! چنانچہ

جنت میں آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس

رسولِ بے مثال، صاحبِ جُودونَوال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان ١/٥٥،حدیث:١٧٥)

بات کرتے وقت مسکرایا کرتے (حکایت)

حضرت سیّدتنا اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے۔ میں نے سیّدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: آپ اس عادت کو ترک فرما دیجئے ورنہ لوگ آپ کو احمق سمجھنے لگیں گے۔ حضرت سیّدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے جب بھی **رسول اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سنا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تھے۔ (مسند احمد،مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء، ٨/١٧١، حدیث: ٢١٧٩١)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس **تبسُّم** کی **عادت** پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے

سَرْوَرِکائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اپنے بھائی سے **مُسکرا کر ملنا** تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور **نیکی کی دعوت دینا** اور بُرائی سے مَنْع کرنا **صَدَقہ** ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۳۸۴/۳، حدیث: ۱۹۶۳)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد "نیکی کی دعوت" صفحہ 245 پر لکھتے ہیں: بیان کردہ حدیثِ مبارکہ میں **مُسکرا کر** ملنے، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کو صَدَقہ کہا گیا۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** **مُسکرا کر** ملنے کی تو کیا بات ہے! مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً **نیکی کی دعوت** کے مَدَنی کام کو نہایت سَہل و آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ جی ہاں! آپ کی معمولی سی **مُسکراہٹ** کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا کرسکتی ہے اور ملتے وَقت بے رُخی اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرا سکتا ہے، لہٰذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وَقت حتَّی الامکان **مُسکراتے** رہئے۔ اگر خُشک مزاجی یا بے توجُّہی سے ملنے کی خصلت ہے تو مِلنساری اور **مُسکرا کر** ملنے کی عادت بنانے کیلئے خوب کوشِش کیجئے، بلکہ **مُسکرانے** کی عادت پکّی کرنے کیلئے ضَرورتاً کسی کی ذِمّے داری بھی لگا یئے کہ وہ دوسروں سے

www.dawateislami.net

بات کرتے ہوئے آپ کا منہ پھولا ہوا یا سپاٹ محسوس کرے تو گاہے بہ گاہے یاد دِہانی کرواتے ہوئے کہتا رہے یا آپ کو اِس طرح کی تحریر دکھا دیا کرے: **''بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنّت ہے۔''** (ماخوذ از ''نیکی کی دعوت'' ص ٢٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکار کی پسند اپنی پسند (حکایت)

حضرت سیِّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے **مروی** ہے کہ ایک درزی نے رسول **اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **دعوت** کی، (حضرت سیِّدنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میں بھی دعوت میں **شریک** ہو گیا، درزی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالن رکھا۔ میں نے دیکھا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے کدّو شریف تلاش کر کے تناوُل فرما رہے ہیں (اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنا عمل بتاتے ہوئے فرماتے ہیں) **فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ** یعنی اس دن کے بعد میں کدّو شریف کو پسند کرتا ہوں۔

(بخاری، کتاب البیوع ،باب ذکر الخیاط، ٢/١٧، حدیث: ٢٠٩٢)

سنت پر عمل کا جذبہ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا **عبدالوہّاب شَعرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی **نَقْل** کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا **ابوبکر شبلی بغدادی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی کو وُضو کے وَقت **مسواک** کی

www.dawateislami.net

ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دِینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اوراس کی تمام چیزیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پَر کے برابر بھی حیثیَّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا کہ تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں تَرْک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟ تو میں کیا جواب دوں گا! (مُلَخَّص از لواقح الانوار القدسیۃ، ص٨٣)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اَسلاف سُنّتوں سے کِس قدر پیار کرتے تھے! حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر شبلی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک دِینار (یعنی سونے کی اشرفی) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنت مِسواک پر قُربان کر دیا اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر سنّتوں پر عمل کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا۔ **ہمارے** اَسلاف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کے ایسے پابند تھے کہ ان کے نزدیک کسی سنّت کا انجانے میں رہ جانا بھی قابلِ کَفّارہ تھا چنانچہ

سنّت کے قدر دان (حکایت)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا

www.dawateislami.net

ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سُنّت جلد اوّل میں فرماتے ہیں: "**کیمیائے سعادت**" میں ہے، ایک بزرگ نے ایک بار سنّت کے مطابق سیدھی جوتی سے پہننے کا آغاز کرنے کے بجائے بے خیالی میں الٹی جوتی پہلے پہن لی اس سنت کے رہ جانے پر انہیں سخت صدمہ ہوا اور اس کے عوض انہوں نے گیہوں کی دو بوریاں خیرات کیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ انہیں حضرات کا حصہ تھا۔ کاش! ہمیں بھی اپنے بزرگوں کے طریقوں پر چلنا نصیب ہو جائے۔ (فیضانِ سنّت ، ص۴۶۲)

سنت کی محبت (حکایت)

حافظِ ملّت حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز مبارک پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنے ہر عمل میں سنّت کا بہُت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ایک بار حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دائیں پاؤں میں زَخم ہو گیا، ایک صاحِب دوا لے کر پہنچے اور کہا: حضرت! دوا حاضِر ہے۔ جاڑے (یعنی سردیوں) کا زمانہ تھا حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مَوزہ پہنے ہوئے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا مَوزہ اُتارا، وہ صاحِب بول پڑے: حضرت! زَخم تو داہنے (یعنی سیدھے) پاؤں میں ہے! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا پہلے اُتارنا سنّت ہے۔

(نیکی کی دعوت، ص۲۱۳)

www.dawateislami.net

آلۂ ادائے سنت سے محبت اور تعظیم

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ کا دِل اتباعِ سنّت کے جذبہ سے معمور و سرشار ہے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ نہ صرف خود سنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی زیورِ سنّت سے آراستہ کرنے میں ہمہ تن مصروفِ عمل ہیں۔ **امیر اہل سنت** دامت برکاتہم العالیہ کے کُرتے میں سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔**مسواک شریف** رکھنے کیلئے آپ سینے کی بائیں جانب والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔اس کی وجہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے یہ ارشاد فرمائی: میں چاہتا ہوں کہ **یہ آلۂ ادائے سنّت میرے دل سے قریب رہے۔**

عطاؔر سے محبوب کی سنت کی لے خدمت
ڈنکا یہ تیرے دین کا دنیا میں بجا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارنے والا ہم سے نہیں

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْعَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ یعنی جو عورت کو اس کے خاوند یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف اُبھارے وہ ہم سے نہیں۔(ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فیمن خبب امرأۃ علی زوجھا، ۲/۳۶۹، حدیث: ۲۱۷۵)

www.dawateislami.net

دودلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں: عورت سے خاوند کی برائیاں بیان کرے دوسرے مردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لیے جادو تعویذ گنڈے کرنے سب حرام ہے، اور غلام یا لونڈی کو بگاڑنے کے معنی یہ ہیں کہ اسے بھاگ جانے پر آمادہ کرے، اگر وہ خود بھاگنا چاہیں تو ان کی اِمداد کرے، بہر حال دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو توڑو نہ۔ (مراٰۃ المناجیح،۵/۱۰۱)

بادشاہ اور لالچی عورت (حکایت)

بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار لکڑ ہارا (لکڑیاں بیچنے والا) تھا، اس کی بیوی بنی اسرائیل کی حسین و جمیل عورتوں میں سے تھی، جب اس ملک کے بادشاہ کو لکڑ ہارے کی بیوی کے حسن و جمال کی خبر ملی تو اس کے دل میں شیطانی خیال آیا، چنانچہ اس نے ایک بڑھیا کو اس لکڑہارے کی بیوی کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسے ورغلائے اور لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ لکڑ ہارے کو چھوڑ کر شاہی محل میں اس کی ملکہ بن کر زندگی گزارے۔ وہ مکار بڑھیا لکڑ ہارے کی بیوی کے پاس گئی اور اس سے کہا: تُو کتنی عجیب عورت ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے جو نہایت ہی مفلس اور غریب ہے جو تجھے آسائش و آرام فراہم نہیں کرسکتا، اگر تُو چاہے

www.dawateislami.net

تو بادشاہ کی ملکہ بن سکتی ہے۔ بادشاہ نے پیغام بھیجا ہے کہ اگر تُو لکڑ ہارے کو چھوڑ دے گی تو مَیں تجھے اس جھونپڑی سے نکال کر اپنے محل کی زینت بناؤں گا، تجھے ہیرے جواہرات سے آراستہ و پیراستہ کروں گا، تیرے لئے ریشم اور عمدہ کپڑوں کا لباس ہوگا۔ جب اس عورت نے یہ باتیں سنیں تو لالچ میں آ گئی اور اس کی نظروں میں بلند و بالا محلات اور اس کی آسائشیں گھومنے لگیں۔ چنانچہ اس نے لکڑ ہارے سے بے رُخی اِختیار کرلی اور ہر وقت اس سے ناراض رہنے لگی، بالآخر لکڑ ہارے نے مجبوراً اس بے وفا لالچی عورت کو طلاق دے دی۔ وہ خوشی خوشی بادشاہ کے پاس پہنچی اور اس سے شادی کرلی۔ جب بادشاہ اپنی نئی دلہن کے پاس حجلہ عروسی میں پہنچا تو اس کی بینائی جاتی رہی، ہاتھ خشک (یعنی بے کار)، زبان گونگی اور کان بہرے ہوگئے، عورت کا بھی یہی حال ہوا۔ جب یہ خبر اس دور کے نبی عَلَیْہِ السَّلام کو پہنچی اور انہوں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ان دونوں کے بارے میں عرض کی تو ارشاد ہوا: میں ہرگز ان دونوں کو معاف نہیں کروں گا، کیا انہوں نے یہ گمان کرلیا کہ جو حرکت انہوں نے لکڑ ہارے کے ساتھ کی میں اس سے بے خبر ہوں؟ (عیون الحکایات، ص ۱۲۲)

تُو کتنا اچھا ہے! (حکایت)

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز

www.dawateislami.net

ہوتا ہے۔ایک لشکر واپس آ کر بتا تا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ بر پا کیا تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔پھر ایک اور لشکر آ تا ہے اور کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: تُو کتنا اچھا ہے! اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔(مسلم،کتاب صفة القيامة...الخ،باب تحريش الشيطان...الخ، ص ١٥١١،حديث:٢٨١٣)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

(4) ناحق قبضہ جمانے والا ہم سے نہیں

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّى الله تعالى عليه واله وسلَّم کا فرمان ہے: مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی اس چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں ڈھونڈے۔

(ابن ماجه،كتاب الاحكام،باب من ادعى...الخ،٣/٩٥،حديث:٢٣١٩)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عليه رحمةُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جھوٹا مدعی دو گناہ کرتا ہے،(۱) جھوٹ بولنا اور(۲) دوسرے کے حق مارنے کی کوشش کرنا لہٰذا وہ ہمارے طور طریقہ سے نکل جاتا ہے۔مومن کو ان عیوب سے پاک وصاف ہونا چاہیے،''ڈھونڈے'' امر بمعنی خبر ہے یعنی وہ آگ کا مستحق ہے۔(مراۃ المناجیح،۵/۳۹۷)

www.dawateislami.net

اپنا دعویٰ واپس لے لیا (حکایت)

ایک **حَضْرَمی** (یعنی مُلکِ یَمَن کے شہر ''حضرموت'' کے باشندے) اور ایک **کِندی** (یعنی قبیلۂ کِندَہ سے وابستہ ایک شخص) نے **مدینے کے تاجور** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں **یَمَن** کی ایک زمین کے **مُتعلِّق** اپنا جھگڑا پیش کیا، **حَضْرَمی** نے عَرض کی: ''**یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری زمین اِس کے باپ نے چھین لی تھی، اب وہ اِس کے قبضے میں ہے۔'' تو نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟'' عرض کی: ''نہیں، لیکن میں اِس سے قسم لوں گا کہ **اللّٰہ** کی قسم کھا کر کہے: وہ نہیں جانتا کہ وہ میری زمین ہے جو اس کے باپ نے غَصَب کر لی تھی۔'' **کِندی** قسم کھانے کے لئے تیّار ہو گیا تو رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ آدم وبنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال دبائے گا وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اس حالت میں پیش ہو گا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔'' یہ سن کر **کِندی** نے کہہ دیا کہ یہ زمین اُسی (یعنی حَضرمی) کی ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور، باب فیمن حلف...الخ، ۳/۲۹۸، حدیث: ۳۲۴۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ ہے اثر اُس زَبانِ فیض تَرجُمان کا کہ دو کلمات میں اُس (کِندی) کے دل کا حال بدل گیا اور سچّی بات کہہ کر

www.dawateislami.net

زمین سے لادعویٰ ہوگیا۔(مراۃُ المناجیح،۵/۴۰۳)

زمین پر قبضے کا حکم شرعی

اعلیٰ حضرت،مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے ''فتاوی رضویہ'' شریف میں اس موضوع سے متعلق ایک سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اراضی مسجد کی جو اس کے پیچھے تھی اپنے مکان میں ڈال لی ہے اور دیوار بنوالی، اور تاج محراب مسجد و مینار مسجد دبا کر اپنی دیوار بلند کرلی، ایسے شخص کے واسطے کیا حکم شرع شریف ہے؟ فقط

الجواب: فاسق، فاجر، ظالم، جائر، مرتکب کبائر، مستحق عذاب النار وغضب الجبار ہے،وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی.خاتَمُ الْمُرْسَلِین،رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو شخص ایک بالشت بھر زمین ناحق لے گا **اللہ** تعالٰی وہ زمین، زمین کے ساتوں طبقوں تک اس کے گلے میں قیامت کے دن تک طوق بنا کر ڈالے گا۔(مسلم،کتاب المساقاۃ،باب تحریم الظلم ...الخ،ص ۸۷۰،حدیث:۱۶۱۱)

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو شخص کسی قدر زمین ناحق دبا لے گا قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبق تک دھنسا دیا جائے گا۔(بخاری،کتاب المظالم والغصب،باب اثم من ظلم شیئامن الارض،۲/۱۲۹، حدیث:۲۴۵۴)

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے **اللہ تعالیٰ** اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہنچے پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب کتاب ختم ہو کر فیصلہ فرما دیا جائے۔ (مسند احمد، مسند الشامیین، ۱۸۰/۶، حدیث: ۱۷۵۸۲)

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے **اللہ تعالیٰ** ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق ڈالے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔

(مسند ابی یعلی، مسند سعد بن ابی وقاص، ۳۱۵/۱، حدیث: ۷۴۰)

ان احادیث کو لکھنے کے بعد **اعلیٰ حضرت**، مجدّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: اس شخص پر فرض ہے کہ مسجد کی زمین وعمارت فورا فورا خالی کر دے، اور اپنی ناپاک تعمیر جو اُن پر کر لی ہے ڈھا کر دور کر دے، **اللہ** قہار وجبار کے غضب سے ڈرے، ذرا مَن دو مَن نہیں بیس پچیس ہی سیر مٹی کے ڈھیلے گلے میں باندھ کر گھڑی دو گھڑی لئے پھرے۔ اس وقت قیاس کرے کہ اس ظلم شدید سے باز آنا آسان ہے یا زمین کے ساتوں طبقوں تک کھود کر قیامت کے دن تمام جہان کا حساب پورا ہونے تک گلے میں، مَعَاذَ اللّٰہ یہ کروڑوں من کا طوق پڑنا اور ساتویں زمین تک دھنسا دیا جانا، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی، وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(فتاوی رضویہ، ۲۶۳/۱۹)

www.dawateislami.net

(5) بدشگونی لینے والا ہم سے نہیں

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْ تُطُیِّرَ لَہ اَوْ مَنْ تَکَهَّنَ اَوْ تُکُهِّنَ لَہ اَوْ مَنْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَہٗ یعنی جس نے بدشگونی لی یا جس کے لئے بدشگونی لی گئی، یا جس نے کہانت کی یا جس کے لئے کی گئی، یا جادو کرنے اور کروانے والا ہم سے نہیں۔

(مسند بزار، اول حدیث عمران بن حصین، ۹/۵۲، حدیث: ۳۵۷۸)

بدشگونی کی تعریف اور اسکی قسمیں

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (۱) بُرا شگون لینا (۲) اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد انصاری قُرطبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **تفسیرِ قُرطبی** میں نَقل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بد شگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔

(الجامع لاحکام القرآن، پ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۴، ۱۳۲/۸، جزء۱۶)

نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟

بدشگونی کی عادتِ بَد میں مبتلا شخص کو جب کسی کام میں نقصان ہوتا ہے یا

www.dawateislami.net

کسی مقصد میں ناکامی ہوتی ہے تو وہ یہ جملہ کہتا ہے: آج صبح سویرے نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟ حالانکہ انسان صبح سویرے بستر پر آنکھ کھلنے کے بعد سب سے پہلے اپنے ہی گھر کے کسی فرد کی شکل دیکھتا ہے، تو کیا گھر کا کوئی آدمی اس قدر منحوس ہوسکتا ہے کہ صِرْف اس کی شکل دیکھ لینے سے سارا دن نُحوست میں گزرتا ہے؟ کسی کو منحوس کہنے پر بعض اوقات شرمندگی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، ایک سبق آموز حکایت سے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل کی جانب چلے جارہے تھے۔ صبح کے سناٹے میں گھوڑوں کی ٹاپیں صاف سنائی دے رہی تھیں جنہیں سنتے ہی اکثر راہگیر راستے سے ہٹ جاتے تھے کیونکہ بادشاہ سلامت شکار پر جاتے ہوئے کسی کا راستہ میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کی سواری بڑے طُمْطُراق (یعنی شان وشوکت) سے شہر سے گزر رہی تھی، جونہی بادشاہ شہر کی فَصِیل (چاردیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آرہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصے سے چیخا: ''اف! یہ تو انتہائی بدشگونی ہے۔ کیا اس بدبخت کانے (یعنی ایک آنکھ والے) شخص کو عِلْم نہیں تھا کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن اس منحوس یک چشم نے تو ہمارا راستہ کاٹ کر انتہائی نُحوست کا ثبوت دیا ہے۔'' بادشاہ سپاہیوں کی جانب مڑا اور غصے سے چیخا: ''ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایک آنکھ والے شخص کو ان سُتونوں سے باندھ

www.dawateislami.net

دیا جائے اور ہمارے لَوٹنے تک یہ شخص یہیں بندھا رہے گا۔ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔'' سپاہیوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی گرد اُڑاتے جنگل کی جانب روانہ ہو گئے۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز بادشاہ کا شکار بڑا کامیاب رہا۔ بادشاہ نے اپنی پسند کے جانوروں اور پرندوں کا شکار کیا۔ بادشاہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اس کا ایک نشانہ بھی نہیں چُوکا بلکہ جس جانور پر نگاہ رکھی اسے حاصل کر لیا۔ وزیر نے جانوروں اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: ''واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!'' اسی طرح تمام ساتھی بھی بادشاہ کی تعریف میں مصروف تھے، جب شام ڈھلے بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھرا چھکڑا بھی چلا آ رہا تھا جسے دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھی خوشی سے پھولے نہ سَمار ہے تھے۔ بھرا ہوا چھکڑا دیکھ کر وہ شخص زوردار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی بادشاہ کے سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہو گئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بلا خوف پھر مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے ''میں یا آپ؟'' میں نے آپ کو دیکھا تو میں رسیوں میں بندھ کر چلچلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کر دیا

www.dawateislami.net

اور بہت سے اِنعام واِکرام سے بھی نوازا۔

بَدشگونی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شگونی انسان کے لئے دینی ودُنیوی دونوں اعتبار سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یہ انسان کو وسوسوں کی دَلدل میں اُتار دیتی ہے چنانچہ وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی پَرچھائی (یعنی سائے) سے بھی خوف کھاتا ہے۔ وہ اس وَہم میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ دنیا کی ساری بَدبختی وبدنصیبی اسی کے گِرد جمع ہوچکی ہے اور دوسرے لوگ پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسا شخص اپنے پیاروں کو بھی وہمی نگاہ سے دیکھتا ہے جس سے دلوں میں کَدُورت (یعنی دشمنی) پیدا ہوتی ہے۔ بدشگونی کی باطنی بیماری میں مبتلا انسان ذہنی وقلبی طور پر مَفْلُوج (یعنی ناکارہ) ہوکر رہ جاتا ہے اور کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرسکتا۔ امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی علیہ رحمۃ اللہِ القوی لکھتے ہیں: اِعْلَمْ اَنَّہ لَیْسَ شَیْءٌ اَضَرَّ بِالرَّأْیِ وَلَا اَفْسَدَ لِلتَّدْبِیرِ مِنِ اِعْتِقَادِ الطِّیَرَۃِ جان لو! بدشگونی سے زیادہ فِکر کو نقصان پہنچانے والی اور تدبیر کو بگاڑنے والی کوئی شے نہیں ہے۔ (ادب الدنیا والدین، ص ۲۷٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) کہانت کرنے کروانے والا ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْ تُطُیِّرَ لَہ اَوْ مَنْ تَکَھَّنَ اَوْ تُکُھِّنَ لَہ اَوْ مَنْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَہ

www.dawateislami.net

یعنی جس نے بدشگونی لی یا جس کے لئے بدشگونی لی گئی، یا جس نے کہانت کی یا جس کے لئے کی گئی، یا جادو کرنے اور کروانے والا ہم سے نہیں۔

(مسند بزار،اول حدیث عمران بن حصین،۹/۵۲،حدیث:۳۵۷۸)

کہانت کسے کہتے ہیں؟

مُفَسِّرِشَہِیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بعض کاہنوں کا دعویٰ تھا کہ ہمارے پاس جنات آ کر ہم کو غیبی چیزیں غیبی خبریں بتاتے ہیں کہ شیاطین آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سن کر ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر کاہنوں نجومیوں کو بتاتے ہیں۔ بعض کاہن خفیہ علامات، اسباب سے غیبی چیزوں کا پتہ بتاتے ہیں انہیں عرّاف کہتے ہیں اور اس عمل کو عرافت، یہ دونوں عمل حرام ہیں ان کی اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ (مرقات واشعہ) لفظ کاہن بہت عام ہے۔ نجومی، رَمّال، عَرّاف سب کو کاہن کہا جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح،۶/۲۶۷)

کاہنوں سے غیبی خبریں پوچھنا

کاہنوں سے غیبی خبریں پوچھنا حرام ہے انہیں عالم غیب جاننا ان کی خبروں کی تصدیق کرنا کفر ہے، ہاں! انہیں جھوٹا کرنے کے لیے ان سے کچھ پوچھ کر لوگوں پر ان کا جھوٹا ظاہر کرنا اچھا ہے کہ یہ تبلیغ ہے، یہاں پہلی صورت مراد ہے، اس سے منع فرمایا گیا۔ (مراۃ المناجیح،۶/۲۶۸)

www.dawateislami.net

کاہنوں کی بعض باتیں دُرُست ہونے کی وجہ

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ان کی باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو خبر وہ دیتے ہیں بعض اوقات وہ سچ نکلتی ہیں۔ اِرشاد فرمایا: وہ کلمہ جن سے سنا ہوا ہوتا ہے جسے جِنّی اُچک لیتی ہے اور اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈال دیتی ہے جس طرح ایک مرغی دوسری مرغیوں کے کان میں آواز پہنچاتی ہے، پھر کاہن اس کلمہ میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں مِلا دیتے ہیں۔

(مسلم،کتاب السلام،باب تحریم الکھانة و اتیان الکھان، ص۱۲۲٤،حدیث:۲۲۲۸)

سفید گدھا اس سے زیادہ نجوم جانتا ہے (حکایت)

نصیر الدین طوسی جو کہ علمِ ریاضی کا بڑا ماہر گزرا ہے ایک ولی کی ملاقات کرنے گیا۔ کسی نے ان بزرگ سے عرض کی: یہ دنیا کا اس وقت بہت بڑا عالم ہے انہوں نے پوچھا کہ اس میں کیا کمال ہے؟ کہا کہ علمِ نجوم میں کامل ماہر ہے۔ فرمایا: سفید گدھا اس سے زیادہ نجوم جانتا ہے۔ طوسی کو بہت ناگوار گزرا اور وہاں سے اٹھ گیا، کمالِ اتفاق سے رات کو ایک چکی والے کے گھر پہنچا جس کے یہاں بہت سے گدھے پلے ہوئے تھے۔ گدھے والا بولا: آج سخت بارش ہوگی، اندر آرام کرو، طوسی

www.dawateislami.net

نے پوچھا: تجھے کیا خبر؟ اس نے کہا کہ جب میرا گدھا اپنی دم تین بار ہلاتا ہے تو سخت بارش ہوتی ہے، آج اس نے دم ہلائی ہے۔ چنانچہ کچھ دیر بعد تیز بارش آ گئی۔ تب یہ نادم ہوا کہ واقعی گدھے بھی علم نجوم والے سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ ہوا میں اڑنا، دریا پر چلنا، بڑا عالم ہو جانا کوئی کمال نہیں۔ مکھی بھی اڑتی ہے، مچھلی بھی تیرتی ہے، چیل آندھی کو اور مینڈک بارش کو پہلے سے ہی معلوم کر لیتے ہیں یہ اوصاف جانوروں میں بھی ہیں بڑا علم شیطان کو بھی تھا۔ تصوُّف اور فقیری اطاعتِ مصطفٰی علیہ السلام سے حاصل ہوتی ہے۔

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا　　تصور میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں
تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا　　حقیقت معرفت اہلِ طریقت اس کو کہتے ہیں

(تفسیر نعیمی، ۱/۵۱۵)

نُجومی کو ہاتھ دکھانا

بہت سے لوگ کاہنوں، نُجومیوں، پروفیسروں اور رَمل و جَفَر کے جھوٹے دعویداروں کے ہاں جا کر قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں، اپنا ہاتھ دکھاتے ہیں، فالنامے نکلواتے ہیں، پھر اس کے مطابق آئندہ زندگی کا لائحہ عمل بناتے ہیں۔ اس طرزِ عمل میں نقصان ہی نقصان ہے چنانچہ امامِ اہلسنّت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فرماتے ہیں: کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُرا دریافت کرنا اگر بطورِ اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفرِ خالص ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا:

www.dawateislami.net

فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی اس نے محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پر نازل ہونے والی شے کا انکار کیا۔(ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان الحائض، ۱/۱۸۵، حدیث:۱۳۵) اور اگر بطورِ اِعتِقاد وتَیَقُّن (یعنی یقین رکھنے کے طور پر) نہ ہو مگر مَیل ورَغبت کے ساتھ ہو تو گناہِ کبیرہ ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا: لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا **اللہ** تعالٰی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائیگا، اور اگر ہَزْل واِستہزاء (یعنی ہنسی مذاق کے طور پر) ہو تو عَبَث (یعنی بے کار) ومکروہ وحماقت ہے، ہاں! اگر بقصدِ تَعْجِیْز (یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حَرَج نہیں۔(فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۱۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) جادو کرنے کروانے والا ہم سے نہیں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْ تُطُیِّرَ لَہٗ اَوْ مَنْ تَکَھَّنَ اَوْ تُکُھِّنَ لَہٗ اَوْ مَنْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَہٗ یعنی جس نے بدشگونی لی یا جس کے لئے بدشگونی لی گئی، یا جس نے کہانت کی یا جس کے لئے کی گئی، یا جادو کرنے اور کروانے والا ہم سے نہیں۔

(مسند بزار، اول حدیث عمران بن حصین، ۹/۵۲، حدیث:۳۵۷۸)

جادو کیا ہے؟

شریعت میں سحر (جادو) کے معنی ہیں خفیہ طور پر کسی چیز کو خلافِ اصل ظاہر کرنا۔(تفسیر نعیمی، ۱/۵۷۱) جادو کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ کسی شریر اور بدکار شخص کا

www.dawateislami.net

مخصوص عمل کے ذریعے عام عادت کے خلاف کوئی کام کرنا جادو کہلاتا ہے۔

(شرح المقاصد، المقصد السادس، الفصل الاول فی النبوة، ۵/۷۹)

بنی اسرائیل کو جادو سیکھنے سے روکا (حکایت)

حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔ حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کے نیک لوگوں اور علما نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جاہل لوگ جادو کو حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم مان کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے، انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ملامت شروع کی۔ ہمارے آقا محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے تک یہی حال رہا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جادو سے بَرَاءَت کا اِظہار فرمایا۔ (خازن، البقرة، تحت الآیة: ۱۰۲، ۱/۷۳)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: جادو فرمانبردار اور نافرمان لوگوں کے درمیان امتیاز کرنے اور لوگوں کی آزمائش کے لیے نازل ہوا ہے، جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل

www.dawateislami.net

کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اُس جادو میں ایمان کے خلاف کلمات اور افعال ہوں اور اگر کفریہ کلمات وافعال نہ ہوں تو کفر کا حکم نہیں ہے۔(صراط الجنان، ۱/ ۱۷۹)

کسی نے جادو کروادیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر میں بیماری، پریشانی یا بے رُوزگاری ہو تو آج کل اکثر وَسوسہ آتا ہے کہ شاید کسی نے جادو کروادیا ہے، لہٰذا بابا جی (تعویذ دھاگہ دینے والے) سے رابِطہ کیا جاتا ہے، بِالفرض بابا جی بتادیں کہ تمہارے قریبی رشتے دار نے جادو کروایا ہے تو عُموماً بہو یا بھابھی کی شامت آجاتی ہے۔ بعض اوقات بابا جی جادو کرنے والے یا والی کے نام کا پہلا حَرْف بلکہ نام ہی بتادیتے ہیں! کبھی کبھی تو سوئیوں والا ماش کے آٹے کا پُتلا اور تعویذ وغیرہ بھی گھر سے برآمد ہو جاتا ہے۔ اور پھر لوگ ایسے ''بابا جی'' پر اندھا بھروسہ کر لیتے ہیں اور خاندان بھر میں غیبت و بہتان تراشی کا بدترین سلسلہ چل نکلتا اور نتیجتًا ہرا بھرا لہلہاتا خاندان تاخت وتاراج ہو کر رہ جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بِلا ثُبُوتِ شَرعی صرف عامِلوں اور باباؤں کے کہنے پر اگر آپ نے کسی سے کہا: مَثَلاً ہماری بھابھی جادو کرواتی ہے تو یہ بُہتان، گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہوا اور اگر کسی نے چھپ کر واقِعی جادو کروا بھی دیا ہو اور آپ کو یقینی طور پر پتا چل گیا ہو تب بھی اُس مخصوص فرد کا جادو کے حوالے سے بِلا مَصلَحتِ شرعی کسی سے تذکرہ کرنا غیبت ہے۔ خیال رہے! عاملوں یا باباؤں کا بتانا شرعی ثُبُوت نہیں کہلاتا۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۲۵)

www.dawateislami.net

جادو سے حفاظت کے تین مدنی پھول

(۱) سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تلاوت کیجئے

حضرت سیِّدُنا عقبہ ابن عامر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ **جُحْفَة** اور **اَبْواء** کے درمیان سفر کر رہا تھا کہ اچانک ہمیں آندھی اور سخت تاریکی نے گھیر لیا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''سورۃُ الْفَلَق'' اور ''سورۃُ النَّاس'' کے ذریعے پناہ مانگی اور فرمانے لگے: اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو کہ کسی نے ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگنے والے کی طرح پناہ نہیں مانگی۔

(ابوداؤد، کتاب الوتر، باب فی المعوذتین، ۲/۱۰۴، حدیث: ۱۴۶۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں سورتیں صرف جادو کے لئے ہی نہیں بلکہ دوسری آفتوں میں بھی کام آتی ہیں اگر ان کا تعویذ لکھ کر ساتھ رکھا جائے تو بھی اَمان ملتی ہے قرآنی آیات سے تعویذ جائز ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۲۵۲)

(۲) روزانہ عجوہ کھجور کھانے والا جادو سے محفوظ رہے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو کوئی صُبْح سَوَیْرے سات عَجْوَہ چھوہارے کھائے تو اسے اس دن زہر اور جادو نقصان نہ دے گا۔

(بخاری، کتاب الاطعمہ، باب العجوۃ، ۳/۵۴۰، حدیث: ۵۴۴۵)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَجْوَہ مدینہ منورہ کے اعلیٰ قسم کے چھوہارے ہیں۔ ان کا رنگ سیاہ ہوتا ہے ان پر کچھ دھاریاں قدرتی ہوتی ہیں۔ عَوَالِی مَدِیْنَہ میں ایک باغ ہے۔ جس میں عَجْوَہ کے دو درخت ایسے ہیں جنہیں حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے اپنے دستِ اَقدس سے لگایا، اب کچھ کم پھل دیتے ہیں فقیر نے ان درختوں کو بوسہ دیا ہے اور اس کے پھل کے 11 دانے اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس کا ایک دانہ ایک ریال کا ملتا ہے، واقعی عَجْوَہ کھجور میں یہ تاثیر ہے مگر عَجْوَہ مدینہ منورہ کا ہو۔ (مرقات) (مراۃ المناجیح، ۶/۲۳)

(۳) سال بھر جادو سے حفاظت

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: اگر اس رات (یعنی شبِ براءَت) کو سات پتے بَیری (یعنی بَیر کے دَرخت) کے پانی میں جوش دے کر (جب پانی نہانے کے قابل ہوجائے تو) غُسل کرے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ (اسلامی زندگی، ص۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جادو ٹونہ کروانے کا الزام

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ ''پردے کے بارے میں سوال جواب''

www.dawateislami.net

میں بصورت سوال جواب تحریر فرماتے ہیں:

سوال: آج کل عامل کی باتوں میں آکر رشتے دار ایک دوسرے کے بارے میں جادو کا بُہتان رکھ دیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: کسی مسلمان پر بُہتان رکھنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ عامل کے بتانے یا خواب یا فال یا اِستخارے کے ذَرِیعے پتا چلنے کو شَرعی ثُبُوت نہیں کہتے کہ جس کو بنیاد بنا کر کسی مسلمان کی طرف ان گناہوں کو منسوب کیا جا سکے۔ یہاں شرعی ثُبُوت یہ ہے کہ یا تو ملزَم خود اِقرار کرلے کہ میں نے جادو کیا یا کروایا ہے، یا دو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں گواہی دیں کہ ہم نے اِس کو خود جادو کرتے یا کرواتے دیکھا ہے۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(8) مسلمان کو دھوکا دینے والا ہم سے نہیں

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزّہٌ عنِ العُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم سے نہیں۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی ...الخ، ص٦٥، حدیث: ۱۰۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: غَشَّنَا میں ضمیرِ متکلّم سے مراد سارے مسلمان ہیں یا اہلِ عرب یا اہلِ

www.dawateislami.net

مدینہ یعنی جس نے مسلمانوں کو یا اہلِ عرب کو اہلِ مدینہ کو دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے نہیں۔ (مراۃ المناجیح،۵/۲۵۴)

دھوکا کسے کہتے ہیں؟

حضرت علامہ عبد الرء ُوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ''فَیضُ الْقَدِیر شرح جامع الصغیر'' میں لکھتے ہیں: اَلْغِشُّ سَتْرُ حَالِ الشَّیْءِ یعنی کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔ (فیض القدیر،٦ /٢٤٠، تحت الحدیث:٨٨٧٩) تیسری صدی ہجری کے جلیل القدر محدث، فقیہ اور کثیر کتابوں کے مصنف حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اسحٰق بغدادی حَرْبی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی لکھتے ہیں: فَالْغِشُّ أَنْ يُظْهِرَ شَيْئًا وَيَخْفِيَ خِلَافَهُ أَوْ يَقُولَ قَوْلًا وَيَخْفِيَ خِلَافَهُ یعنی دھوکا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو ظاہر کرے اور اس کے خلاف (یعنی حقیقت) کو چھپائے یا کوئی بات کہے اور اس کے خلاف (یعنی حقیقی بات) کو چھپائے۔ (غریب الحدیث للحربی،٢ /٦٥٨) مثلاً کسی عیب دار چیز کو اس کا عیب چھپا کر بیچنا، جعلی یا ملاوٹ والی چیزوں کو اصلی اور خالص کہہ کر بیچنا وغیرہ۔

گوشت کو پھونک کر موٹا نہ کرو

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم نے گوشت فروشوں سے ارشاد فرمایا: يَا مَعْشَرَ الْقَصَّابِيْنَ لَا تَنْفِخُوْا، فَمَنْ نَفَخَ اللَّحْمَ فَلَيْسَ مِنَّا یعنی اے گوشت فروشو! گوشت کو پُھونک کر موٹا نہ کرو جس نے ایسا کیا وہ ہم سے نہیں۔

(کنز العمال، کتاب البیوع، قسم الافعال،٢/٦٥، جزء٤، حدیث:٩٩٦٥)

www.dawateislami.net

تجارتی چیز کا عیب چھپانا گناہ ہے (حکایت)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ایک بار حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم غلہ کے بازار میں تشریف لے گئے تو کسی دکان پر گندم یا جو یا کسی اور غلہ کا ڈھیر تھا، حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ شریف داخل کیا تو پتہ لگا کہ ڈھیر کے اوپر تو غلہ سوکھا ہوا ہے مگر اندر سے گیلا ہے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''گیلے غلہ کو تو نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہ ڈالا تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں'' غالباً دکاندار کو یہ خبر نہ تھی کہ یہ بھی جرم ہے، وہ سمجھے تھے کہ خود گیلا کرنا گناہ ہے جو بارش سے قدرتی طور پر گیلا ہو جائے اس میں ہمارا کیا گناہ؟ لہٰذا اس سے ان صحابی کا فسق ثابت نہیں ہوتا، نیز گناہ کر لینا اور چیز ہے فسق کچھ اور یہ گناہ تھا جس سے توبہ ہوگئی اگر اس گناہ پر جم جاتے توبہ نہ کرتے تو فسق ہوتا، رب تعالٰی فرماتا ہے:

وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ (پ٤، آل عمران: ١٣٥) ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔

اس واقعہ سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ تجارتی چیز کا عیب چھپانا گناہ ہے بلکہ خریدار کو عیب پر مطلع کر دے کہ وہ چاہے تو عیب دار سمجھ کر خریدے چاہے نہ خریدے۔ دوسرے یہ کہ حاکم یا بادشاہ کا بازار میں گشت کرنا، دکانداروں سے ان کی چیزوں کی، باٹ ترازو کی تحقیقات کرنا، قصور ثابت ہونے پر انہیں سزا دینا سنت ہے،

www.dawateislami.net

آج جو یہ تحقیقات حکام کرتے ہیں یہ حدیث سے ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ تجارتی چیز میں عیب پیدا کرنا بھی جرم ہے اور قدرتی پیدا شدہ عیب کو چھپانا بھی جرم۔

(مراۃ المناجیح،۴/۲۷۲،ملخصاً)

گوشت فروشوں کیلئے اِحتیاطیں

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: اکثر گوشت بیچنے والے آج کل بَہُت ساری غَلَطیاں کرکے گناہ کماتے اور اپنی روزی خراب کرڈالتے ہیں۔ مِنجُملہ برف خانے کے نکالے ہوئے باسی گوشت کو تازہ کہہ کر فروخت کرنا، ڈھانڈے (بوڑھے بیل) یا بوڑھی بھینس یا بوڑھے بھینسے کے گوشت کو بچھیا (یعنی نوعمر گائے) کا گوشت کہہ کر بیچنا یا بڈّھی گائے یا بچھڑے کی ران پر کسی اور بچھیا کے چھوٹے چھوٹے تھن لگا کر دھوکہ دے کر فروخت کرنا، جن ہڈّیوں اور چھیچھڑوں کو پھینک دینے کا عُرف (رَواج) ہے اُن کو دھوکے سے وَزن میں چلا دینا، گوشت یا قیمے کو بِغیر تولے صرف اندازے سے تول کے نام پر دینا، (مَثَلاً کسی نے آدھ پاؤ قیمہ مانگا تو مُٹّھی میں لیکر وزن کئے بِغیر ہی بطورِ آدھ پاؤ دے دیا) وغیرہ گناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ (فیضانِ سنت، ص۵۹۹)

اندازے سے تولنے کی مُمانَعت

سُوال: ابھی آپ نے قیمہ اندازے سے تولنے کی مُمانَعت فرمائی۔ اس میں تو آزمائش ہے کیوں کہ کئی چیزیں آج کل اندازے سے ہی تول کر دینے کا

www.dawateislami.net

عُرف (یعنی رواج) ہے، تو کیا لینے والا بھی گنہگار ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر تول کے نام پر اندازے سے خرید ا تو لینے والا بھی گنہگار ہے۔ اس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جو چیزیں تول کے نام پر بغیر تولے آج کل دی جاتی ہیں وہ آپ تول کے نام پر نہ مانگیں بلکہ اس کی قیمت کہدیں مثلاً کہیں، مجھے 5 روپے کی دہی دے دو یا 12 روپے کا قیمہ دیدو۔ اب وہ جس طرح بھی دے، دونوں گناہ سے بچ گئے۔ (ایضا)

عمدہ گوشت کی پہچان

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف ''فیضانِ سنت'' کے باب آدابِ طعام میں عمدہ گوشت کی پہچان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: بوڑھا گوشت لال ہوتا ہے، جبکہ جوان گوشت مِٹیالے (بُھورے) رنگ کا اور اس میں عُمُوماً چربی کم ہوتی ہے۔ بُھورا گوشت زیادہ اچّھا ہوتا ہے۔ گھر کے لئے آخری بچا ہوا گوشت خریدنا مُفید ہوسکتا ہے کیوں کہ بیچنے والے جلدی جلدی چربی اور ہڈّیاں تول میں چلا دیتے ہیں اور یوں آخر کے بچے ہوئے گوشت میں بوٹی زیادہ ہوتی ہے! سبزیوں اور پھلوں کا مُعامَلہ اِس سے اُلٹ ہے کہ تازہ اور عُمدہ جلدی جلدی بک جاتے اور آخر میں گلے سڑے بچ رہتے ہیں۔ ان معنوں کر یہ مَقُولہ دُرُست ہے کہ سبزی اور پھل شُروع میں اور گوشت آخر میں خریدو۔

(فیضانِ سنت، ص۵۹۴)

www.dawateislami.net

دھوکے باز بیوی

حضرتِ سیِّدُنا امام جلال الدّین رومی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں: ایک شخص مہمانوں کو کھلانے کے لئے آدھا سیر گوشت خرید کر لایا اور پکانے کے لئے بیوی کو دیا، اس کی بیوی بہت چالاک اور نخرے باز تھی، وہ جو کچھ گھر میں لاتا برباد کر دیتی، اس کا شوہر بھی اس سے بہت تنگ تھا۔ بیوی نے گوشت بھونا اور مہمانوں کے بجائے خود کھا گئی۔ شوہر نے آکر پوچھا: گوشت کہاں ہے؟ مہمانوں کو کھلانا ہے۔ بیوی نے ڈھٹائی سے جھوٹ بولا: وہ گوشت تو بلی کھا گئی، چاہیے تو اور لے آؤ۔ وہ آدمی بیوی کی یہ بات سن کر غصے میں نوکر سے بولا: ترازو لاؤ! میں بلی کا وزن کروں گا۔ جب اس نے بلی کو تولا تو وہ آدھا سیر تھی، یہ دیکھ کر شوہر بولا: اے چال باز عورت! میں آدھا سیر گوشت لایا تھا، اس بلی کا وزن بھی آدھا سیر ہے، اگر یہ گوشت ہے تو بلی کہاں ہے؟ اور اگر یہ بلی ہے تو گوشت کہاں ہے؟

(انوارالعلوم مثنوی مولانا روم، دفتر پنجم ص ٥٣٣ ماخوذا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) جو ہم پر تلوار اٹھائے وہ ہم سے نہیں

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جو ہم پر تلوار سونتے وہ ہم سے نہیں۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی من حمل علینا السلاح، ص ٦٥، حدیث: ٩٩)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان پر تلوار سونت لے اگرچہ اس کے قتل کا اِرادہ نہ بھی کرے تب بھی مسلمانوں کی جماعت (یعنی طریقے) سے خارج ہے کیونکہ اس نے مسلمانوں کا سا کام نہ کیا، مسلمان پر ظلماً ہتھیار اٹھانا بھی حرام ہے۔

(مراۃ المناجیح، ۵/۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) جو برائی سے منع نہ کرے وہ ہم سے نہیں

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَر یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، اچھی باتوں کا حکم نہ کرے اور بری باتوں سے منع نہ کرے وہ ہم سے نہیں۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی رحمة الصبیان، ٣/٣٦٩، حدیث: ١٩٢٨)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اِس حصے (جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اپنے سے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اپنے سے بڑوں کا ادب نہ کرے، چھوٹائی بڑائی خواہ عمر کی ہو خواہ علم کی خواہ درجہ کی! یہ فرمان بہت عام ہے۔ خیال رہے صَغِیْرَنَا اور کَبِیْرَنَا فرما کر یہ بتایا کہ چھوٹے بڑے مسلمانوں کا

www.dawateislami.net

ادب ان پر رحم (کرنا) چاہیے یہ قید بھی زیادتی اہتمام کے لئے ہے ورنہ کافر ماں باپ کا بھی مادری ادب، کافر چھوٹے بھائی پر بھی قرابت داری کا رحم چاہیے جیسا کہ فقہاء کے فرامین اور دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے یوں ہی ان کے حقوقِ قرابت ادا کرے۔ (اشعہ)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے (اچھی باتوں کا حکم نہ کرے اور بری باتوں سے منع نہ کرے) کے تحت فرماتے ہیں: ہر شخص اپنی طاقت اور اپنے علم کے مطابق دینی احکام لوگوں میں جاری کرے یہ صرف علما کا ہی فرض نہیں سب پر لازم ہے۔ حاکم ہاتھ سے برائیاں روکے، عالم عام زبانی تبلیغ سے یہ فرض انجام دیں فی زمانہ اس سے بہت غفلت ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ٦/٥٦٠)

بددعا کے بجائے دعا فرمائی (حکایت)

حضرت سیِّدُنا ابراہیم اُطْرُوش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک دن بغداد شریف میں دریائے دجلہ کے کنارے تشریف فرما تھے کہ ایک کشتی میں سوار چند نوجوان ہمارے پاس سے گزرے جو گانے بجانے اور شراب نوشی میں مصروف تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے ساتھ موجود حضرات نے عرض کی: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ کھلے عام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں مشغول ہیں، ان کے لئے بددعا فرمائیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے آسمان کی

www.dawateislami.net

طرف ہاتھ بلند فرمائے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے: اے میرے مالک ومولیٰ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے انہیں دنیا میں خوش رکھا ہے اسی طرح انہیں آخرت میں بھی خوش وخرم رکھنا۔ ساتھیوں نے عرض کی: ہم نے تو آپ سے ان کے لئے بددعا کرنے کی گزارش کی تھی نہ کہ دعا کرنے کی۔ ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اگر انہیں آخرت میں خوش رکھنا چاہے گا تو دنیا میں توبہ کی توفیق مرحمت فرمائے گا اور اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلة الرجاء، ۴/۱۹۰)

میں اور تم قیامت میں یوں آئیں گے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے اِرشاد فرمایا: بڑوں کی عزت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم قیامت میں یوں آئیں گے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا۔

(المطالب العالیہ، کتاب الرقاق، باب الوصایا النافعة، ۷/۵۷۰، حدیث: ۳۱۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) لوگوں کا مال لوٹنے والا ہم سے نہیں

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان ہے: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جو سرعام لوٹ مچائے وہ ہم سے

www.dawateislami.net

نہیں۔(ابو داؤد،کتاب الحدود،باب القطع فی الخلسة،۴/۱۸۴،حدیث:۴۳۹۱)

مُفَسِّرِشَہِیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے ''جو سرِ عام لوٹ مچائے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو ظالم کھلے بندوں لوگوں کا مال چھین لے اور لوگ منہ تکتے رہ جائیں ایسا ظالم ہمارے طریقہ ہماری جماعت سے خارج ہے، اسلام سے نکل جانا مراد نہیں کہ یہ جرم فسادِ عمل ہے فسادِ عقیدہ نہیں۔خیال رہے کہ ڈاکو کے ہاتھ نہ کٹیں گے بلکہ ڈکیتی کی سزائیں مختلف ہیں بعض صورتوں میں اس کو سولی دی جائے گی۔(مراۃ المناجیح،۵/۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان تو مسلمان! اسلام میں کسی غیر مسلم کا مال بھی زبردستی لینے کی اجازت نہیں ہے، چنانچہ **اعلیٰ حضرت**، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے ''**فتاویٰ رضویہ شریف**'' میں ایک سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندو کا مال مسلمان زبردستی کھا سکتا ہے یا نہیں؟ تو جواب دیا: زبردستی مال کھانے والے ایک دن بڑا گھر (قید خانہ) دیکھتے ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔(فتاوی رضویہ،۱۹/۶۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12) مسلمان کے ساتھ بدیانتی کرنے والا ہم سے نہیں

سرکارِوالا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا اَوْضَرَّہٗ اَوْ مَاکَرَہٗ یعنی جس نے کسی مسلمان

www.dawateislami.net

کے ساتھ بددیانتی کی یا اسے نقصان پہنچایا یا دھوکا دیا وہ ہم سے نہیں۔

(جامع الاحادیث،٦/١٩٠،حدیث:١٨٠٩٦)

قیمت بڑھ جانے پر بھی نہ بڑھائی

حضرت سیِّدُ نا سَری سَقَطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے باداموں کا ایک ''کُرّ'' (ایک پیمانے کا نام) **60** دینار میں خریدا اور اپنے روزنامچے (ہرروز کا حساب لکھنے کی کتاب) میں اس کا نفع تین دینار لکھ دیا، گویا کہ انہوں نے ہر دس دینار پر صرف آدھا دینار نفع لینا بہتر خیال فرمایا۔ کچھ ہی دنوں میں باداموں کا ایک ''کُرّ'' **90** دینار کا ہو گیا۔ دَلاّل (کمیشن ایجنٹ/**Commission Agent**) آیا اور اس نے بادام طلب کئے، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لے لو!۔ اُس نے پوچھا: کتنے کے؟ فرمایا: **63** دینار کے۔ دلاّل بھی نیک لوگوں میں سے تھا، اس نے کہا: اس وقت یہ بادام **90** دینار کے ہو چکے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میں نے ایک عہد کیا ہے جسے میں ہرگز نہیں توڑ سکتا، لہٰذا میں انہیں **63** دینار میں ہی فروخت کروں گا۔ دلاّل نے جواب دیا: میں نے بھی اپنے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مابین اس بات کا عہد کر رکھا ہے کہ کسی مسلمان کو دھوکا نہیں دوں گا۔ اس لئے میں آپ سے یہ بادام **90** دینار میں ہی خریدوں گا۔(احیاء علوم الدین ، ٢ / ١٠٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالٰی ہم سب کو مسلمانوں کا خیر خواہ بنائے ، اس کو نقصان پہنچانے یا دھوکہ دینے سے بچائے ۔ جو خوش نصیب دعوتِ

www.dawateislami.net

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جاتا ہے وہ لوگوں کو تکلیف دینے، مسلمانوں کا مال لوٹنے جیسے بڑے بڑے گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والا بن جاتا ہے چنانچہ

میں چوریاں کرتا تھا

(پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی زندگی کے سابقہ احوال کچھ اس طرح قلم بند کرتے ہیں: گھر میں مذہبی ماحول ہونے کے باوجود افسوس اسلامی اَحکام کی بجا آوری سے کوسوں دور تھا۔ **چند روپے کی خاطر چوریاں کرنا، راہ گیروں کی جیبیں صاف کرنا اور ان کے مال کو ہڑپ کر جانا میرا شیوہ بن چکا تھا۔** شاید یہ اچھی صحبت سے دوری کا نتیجہ تھا جس کی وجہ سے میں برائیوں کے سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔ ہوا کچھ اس طرح کہ مدنی ماحول سے منسلک ایک باعمامہ اسلامی بھائی جو سفید لباس زیب تن کئے ہوئے تھے میرے پاس تشریف لائے اور نہایت ہی محبت بھرے انداز میں سلام و مصافحہ کرنے کے بعد مجھے نیکی کی دعوت دینے لگے اور آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کو سنوارنے کے لئے اعمال صالحہ کرنے کی ترغیب دلانے لگے۔ دورانِ گفتگو بذریعہ انفرادی کوشش انہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی۔ یوں اجتماع کی حاضری کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اجتماع کی برکت سے آہستہ آہستہ دعوتِ اسلامی کی محبت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کا نورانی جلوہ خواب میں دیکھا تو میرا

www.dawateislami.net

ایمان تازہ ہو گیا۔ آپ انتہائی سادہ مگر صاف و شفاف لباس زیب تن کئے اور سبز عمامہ کا تاج سجائے ہوئے تھے، آپ کے چہرے پر بزرگی کے آثار نمایاں نظر آرہے تھے، پھر وہ وقت بھی آیا کہ میں نے سر کی آنکھوں سے دیدارِ امیرِ اہلسنّت کا شرف پایا، دولتِ دیدار ملنے کے بعد نسبتِ عطار سے مشرف ہونے کے لئے بے قرار ہو گیا اور جلد ہی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ ہو کر عطاری بن گیا۔ نسبتِ عطار حصے میں کیا آئی میری زندگی میں سنتوں کی بہار آ گئی، چہرے پر داڑھی سجالی، سر پر سبز عمامہ شریف پہن لیا اور مدنی حلیہ بھی اپنا لیا تادمِ تحریر شہر مشاورت میں مدنی انعامات کا ذمہ دار ہوں اور مدنی کام کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13) علما کا حق نہ پہچاننے والا میری امت سے نہیں

رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمان ہے:

لَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ لَمْ یُجِلَّ کَبِیْرَنَا وَیَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّہٗ یعنی جو ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے علما کا حق نہ پہچانے (یعنی ان کا احترام نہ کرے) وہ میری امت سے نہیں۔

(مسند احمد، مسند الانصار، ٨/٤١٢، حدیث: ٢٢٨١٩)

تین شخص ایسے ہیں جن کے حقوق کو منافق ہی ہلکا جانے گا

مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے

www.dawateislami.net

ارشادفرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کے حقوق کو منافق ہی ہلکا جانے گا: (۱) جسے اسلام میں بڑھاپا آیا (۲) عالمِ دین اور (۳) انصاف پسند بادشاہ۔

(المعجم الکبیر،۸/۲۰۲،حدیث:۷۸۱۹)

بادشاہی تو اِسے کہتے ہیں (حکایت)

خلیفہ ہارون رشید اپنے لشکر کے ساتھ شہر رِقّہ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مبارک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا وہاں سے گزر ہوا تو اس قدر ہجوم ہوا کہ لوگوں کی جوتیاں ٹوٹنے لگیں اور اُفق غبار آلود ہو گیا، خلیفہ کی ایک کنیز محل کے بُرج سے یہ عظیم الشان منظر دیکھ رہی تھی، حیرانی کے عالم میں پوچھنے لگی: یہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ خراسان شہر کے عالم حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مبارک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ رِقّہ تشریف لائے ہیں اور یہ تمام افراد اُن کے استقبال کے لئے جمع ہوئے ہیں، یہ سن کر وہ کنیز بے ساختہ پکار اٹھی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بادشاہی تو اسے کہتے ہیں، ہارون کی حکومت کیا ہے اس کے لئے تو لوگ حکومتی کارندوں کے دباؤ میں آ کر جمع ہوتے ہیں۔ (تاریخ بغداد،۱۰/۱۵۵)

شُرَفا کی عزت اور اہلِ علم کی تعظیم و توقیر کرنا

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، سِراجُ الْاُمّۃ، کاشِفُ الغُمّۃ، امامِ اعظم، فَقیہِ اَفْخَم حضرت سیِّدُنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اپنے شاگردِ رشید امام ابویوسف رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں: تم ہر شخص کو اس کے مرتبے کے لحاظ سے عزت دینا، شُرَفاء کی عزت اور اہلِ علم کی تعظیم وتوقیر کرنا، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں سے پیار ومحبت کرنا، عام لوگوں سے تعلق قائم کرنا، فاسق وفاجر کو ذلیل ورُسوا نہ کرنا، اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، سلطان کی اِہانت کرنے سے بچنا، کسی کو بھی حقیر نہ سمجھنا، اپنے اخلاق وعادات میں کوتاہی نہ کرنا، کسی پر اپنا راز ظاہر نہ کرنا، بغیر آزمائے کسی کی صحبت پر بھروسہ نہ کرنا، کسی ذلیل وگھٹیا شخص کی تعریف نہ کرنا اور کسی ایسی چیز سے محبت نہ کرنا جو تمہارے ظاہری حال کے خلاف ہو۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۷)

عالم کی عزت (حکایت)

خلیفۂ بغداد ہارون رشید نے ایک مرتبہ مشہور عالم حدیث حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ محمد ضریر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ القدیر کی دعوت کی۔ وہ آنکھوں سے معذور تھے جب لوٹا اور چلمچی ہاتھ دھلانے کے لیے لائی گئی تو خلیفہ نے چلمچی تو خدمت گار کو دی اور خود لوٹا ہاتھ میں لے کر حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ محمد ضریر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ القدیر کا ہاتھ دھلانے لگا اور کہا کہ اے ابو معاویہ! آپ نے پہچانا کہ کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، خلیفہ نے کہا: ہارون! یہ سن کر ابو معاویہ کے دل سے یہ دعا نکلی کہ جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی ہی اللہ تعالٰی آپ کی عزت فرمائے، ہارون رشید نے کہا: ابو معاویہ! بس آپ کی اسی دعا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے یہ کیا تھا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵)

www.dawateislami.net

(14) بے صبری کرنے والا ہم میں سے نہیں

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ یعنی جو اپنے منہ پر طمانچے مارے، گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلا مچائے وہ ہم سے نہیں۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من ضرب الخدود، ۱/۴۳۹، حدیث:۱۲۹۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: میت وغیرہ پر منہ پیٹنے کپڑے پھاڑنے رب تعالٰی کی شکایت بے صبری کی بکواس کرنے والا ہماری جماعت یا ہمارے طریقے والوں سے نہیں ہے یہ کام حرام ہیں ان کا کرنے والا سخت مجرم (ہے) (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) اس حدیث کی تائید قرآن کریم فرما رہا ہے:

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

(ترجمہ کنز الایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔) (پ۲، البقرۃ:۱۵۶)

اسی لئے شہدائے کربلا کے اہل بیت اطہار (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے تا زِیست (یعنی زندگی بھر) یہ حرکتیں نہ کیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۵۰۲)

www.dawateislami.net

آواز سے رونا منع ہے

آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں، بلکہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وفات پر بُکا فرمایا۔ (بہارشریعت،۱/۸۵۵)

آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمزدہ ہے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ حضرت ابوسیف رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکان پر گئے تو یہ وہ وقت تھا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ جان کنی کے عالم میں تھے۔ یہ منظر دیکھ کر تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا آپ بھی روتے ہیں؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابنِ عوف! میرا رونا شفقت کی وجہ سے ہے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ جب چشمانِ مبارک سے آنسو بہے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانِ مبارک پر یہ کلمات جاری ہوگئے: ''اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَ الْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمزدہ ہے مگر ہم وہی بات زبان سے نکالتے ہیں جس سے ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ خوش ہوجائے اور بلاشبہ اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے بہت

www.dawateislami.net

زیادہ غمگین ہیں۔'' (بخاری،کتاب الجنائز،باب قول النبی انا بك لمحزونون، ۴۴۱/۱، حدیث:۱۳۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گندھک کا کُرتا اور کھجلی کا دوپٹہ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چِلّا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن یوں کھڑی کی جائے گی کہ اس کے بدن پر گندھک کا کُرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

(مسلم،کتاب الجنائز،باب التشدید فی النیاحۃ،ص ۴۶۵،حدیث:۹۳۴)

کتے کی طرح بھونکیں گی

خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ان نوحہ کرنے والی عورتوں کو قیامت کے دن جہنم میں دو صفوں میں کھڑا کیا جائے گا، ایک صف جہنمیوں کی دائیں جانب جبکہ دوسری بائیں جانب ہوگی، یہ وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔

(المعجم الاوسط، ۶۶/۴،حدیث:۵۲۲۹)

www.dawateislami.net

کیا عزیز کی موت پر صبر کرنا مشکل ھے ؟ (حکایت)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفْحَہ 404 پر ہے کہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے **عرض** کی گئی کہ اگر بے اِختیاری میں اپنے عزیز کی مَوت پر صَبْر نہ کرے تو جائز ہوگا؟ **ارشاد** فرمایا: بے اِختیاری بنالیتے ہیں ورنہ اگر طبیعت کو روکا جائے تو یقین ہے کہ صَبْر ہوسکتا ہے۔ حُضُوْر اَقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لئے جارہے تھے راہ میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کی مَوت پر نَوحہ کررہی ہے حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے منع فرمایا اور اِرشاد فرمایا: ''صَبْر کر'' وہ اپنے حال میں ایسی بے خَبَر تھی کہ اس کو نہ معلوم ہوا کون فرمارہے ہیں جواب بے ہودَہ دیا کہ آپ تشریف لے جائیں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تشریف لے گئے بعد کو لوگوں نے اس سے کہا کہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منع فرمایا تھا۔ وہ گھبرائی اور فوراً دربار میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور منع فرمارہے ہیں اب میں صبر کرتی ہوں۔ اِرشاد فرمایا: ''**اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی**'' (صبر پہلی ہی بار کرتی تو ثواب ملتا پھر تو صبر آ ہی جاتا ہے۔) (مسلم، کتاب الجنائز، باب فی الصبر...الخ، ص ۴۶۰،

www.dawateislami.net

حدیث:۹۲۶ ملخصا) اِس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صبر کرے تو ہوسکتا ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنے والا ہم سے نہیں

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ یعنی جو سر منڈائے، چیخیں مارے اور کپڑے پھاڑے وہ ہم سے نہیں۔

(ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی النوح، ۳/۲۶۰، حدیث: ۳۱۳۰)

سر منڈانے سے مراد موت پر غم کے لئے سر منڈانا مراد ہے، مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان ''جو سر منڈائے'' کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہورہا ہے کہ عرب میں بھی کسی کی موت پر سر منڈانے کا رواج تھا۔ ﴿مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:﴾ خیال رہے کہ صحابہ کرام ایسی حالت میں تبلیغ اور اپنے بال بچوں کی اِصلاح سے غافل نہیں رہتے تھے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۲/۵۰۲۔۵۰۳)

میں اس سے بیزار ہوں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس سے بیزار ہوں جو سر منڈائے اور چلا کر روئے اور گریبان چاک

www.dawateislami.net

کرے۔ (مسلم،کتاب الایمان،باب تحریم ضرب الخدود،ص٦٦،حدیث:١٠٤)

عمدہ کپڑے پہن لئے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: تابِعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا مُطرِّف رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال ہوگیا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُطرِّف رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ عمدہ کپڑے زیب تن کئے، تیل لگائے لوگوں کے پاس آئے۔ وہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو اس حالت میں دیکھ کر بڑے سیخ پا ہوئے اور بولے: تمہارے بیٹے کا انتقال ہوا ہے اور تم ان کپڑوں میں اور تیل لگائے گھوم رہے ہو؟ فرمایا: تو کیا میں کم ہمتی کا اظہار کروں؟ میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تین انعامات دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور ہر انعام مجھے دنیا وَمَا فِیْھا سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾	ترجمۂ کنز الایمان: کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

(پ٢، البقرۃ: ١٥٦-١٥٧)

(منہاج القاصدین،کتاب الصبر والشکر،ص١٠٥٥)

www.dawateislami.net

غم سہنے کا ذہن بنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر مصیبت پر صبر کرنا چاہئے اور ثواب کا حق دار بننا چاہئے، مصیبت پر صبر کیلئے خود کو تیار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صبر کا عزم کر لیا جائے۔ مثلاً یہ تصور کر لیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہوگئی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں صبر کروں گا، ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین فرمایا کرتے: ''جس کو صبر نہ آئے وہ تکلفاً صبر اختیار کرے۔'' نیز پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو تکلفاً صبر کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو صبر عطا فرمادے گا اور کسی کو صبر سے بڑھ کر خیر اور وسعت والی چیز عطا نہیں کی گئی۔

(بخاری،کتاب الزکوۃ،باب الاستعفاف عن المسا ئلۃ،١/ ٤٩٦،حدیث:١٤٦٩)

جنات نے غم خواری کی (حکایت)

حضرت ابوخلیفہ عبدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ میرا چھوٹا سا بچہ فوت ہوگیا جس کا مجھے بہت سخت صدمہ ہوا اور میری نیند اچاٹ ہوگئی۔ خدا کی قسم! میں ایک رات اپنے گھر میں اپنے بستر پر تھا۔ میرے علاوہ گھر میں کوئی نہ تھا۔ میں اپنے بیٹے کی سوچوں میں گُم تھا کہ اچانک گھر کے ایک کونے سے کسی نے بڑے پیار سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ یَا اَبَا خَلِیْفَۃَ۔ میں نے گھبراہٹ کے عالم میں کہا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔ پھر اس نے سورۂ آلِ عمران کی آخری آیتیں

www.dawateislami.net

تلاوت کیں جب وہ اس آیت پر پہنچا:

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے سب سے بھلا۔ (پ ٤، آل عمران: ١٩٨)

تو اس نے مجھے پکارا: ''اے ابوخلیفہ!'' میں نے کہا: ''**لَبَّیْک**'' اس نے پوچھا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ صرف تمہارے بیٹے ہی کے لیے زندگی مخصوص رہے اور دوسرے کے لیے نہیں؟ کیا تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ شان والے ہو یا **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں؟ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تو فوت ہوئے تو حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہئے جو **اللہ** تعالٰی کو ناراض کر دے۔ کیا تم اپنے بیٹے کو موت سے محفوظ رکھنا چاہتے ہو؟ جبکہ تمام مخلوق کے لئے موت لکھی جا چکی ہے، یا تم چاہتے ہو کہ تم مخلوق کے متعلق **اللہ** تعالٰی کی تدبیر کو رد کر دو۔ اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنی وسیع نہ ہوتی اگر دکھ اور غم نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔'' پھر اس نے کہا: ''تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟'' میں نے پوچھا: ''تم کون ہو؟ **اللہ** تعالٰی تم پر رحم فرمائے۔'' اس نے انکشاف کیا: ''میں تیرے پڑوسی جنوں میں سے ایک ہوں۔'' (موسوعة امام ابن ابی الدنیا، ٤٥٣/٢، رقم: ٤٠ ملخصا)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(16) غیر جنس سے مشابہت کرنے والا ہم میں سے نہیں

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّہَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ یعنی جوعورت مردوں کی اور جومرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے وہ ہم سے نہیں۔(مسند احمد،مسند عبداللہ بن عمرو،۲/۶۴۰،حدیث:۶۸۹۲)

صبح وشام غضب میں ہوتے ہیں

سرکارِمدینۂ منوّرہ،سردارِمکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عورتوں سے مُشابہت اختیار کرنے والے مرد اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتیں صبح شام **اللہ** تعالٰی کی ناراضی اور اس کے غضب میں ہوتے ہیں۔

(شعب الایمان،باب فی تحریم الفروج،۴/۳۵۶، الحدیث:۵۳۸۵)

تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے

ایک اور روایت میں ہے کہ سرکارِمدینہ،راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے[1]: (۱)دیُّوث (۲)مردانی عورتیں اور(۳)شراب کا عادی۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی شراب کے عادی کوتو ہم نے جان لیا،دیُّوث کون ہے؟ تو آپ صلَّی اللّٰہ

دینہ

[1]: حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی فرماتے ہیں: اس حدیث میں کلام اس شخص کے بارے میں ہے جو ان چیزوں کو حلال جانتے ہوئے کرے،تو ایسا شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا۔(فیض القدیر، حرف الثاء، ۳/ ۴۳۰، تحت الحدیث : ۳۵۳۰)

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا: وہ شخص جواس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کے گھر والوں کے پاس کون کون آتا ہے؟ ہم نے عرض کی: مردانی عورتیں کون ہیں؟ تو آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا: جومردوں کی مشابہت اختیارکرتی ہیں۔(مجمع الزوائد،کتاب النکاح، باب فیمن یرضی لاھلہ بالخبث،٤/٥٩٩، حدیث:٧٧٢٢)

مردانہ جوتے پہننے والی ملعون ہے

اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ایک عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مردانہ جوتا پہنتی تھی،اس پر حدیث روایت فرمائی کہ مَردوں سے تَشَبُّہ کرنے والیاں ملعون ہیں۔

(ابوداؤد، کتاب اللباس،باب فی لباس النساء،٤/٨٤،حدیث:٤٠٩٩)

مرد کا بال بڑھانا کیسا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت،امامِ اہلسنّت،مجدّدِ دین وملّت،مولانا شاہ امام احمد رضاخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سینہ تک بال رکھنا شرعاً مرد کو حرام، اور عورتوں سے تشبُّہ اور بحکمِ احادیثِ صحیحہ کثیرہ معاذاللہ باعثِ لعنت ہے۔(فتاوٰی رضویہ ،٦١٠/٦٠) فتاوٰی رضویہ جلد21 صفحہ 600 پر ہے: (مرد کو) شانوں سے نیچے ڈھلکے ہوئے عورتوں کے سے بال رکھنا حرام ہے۔مرد کو زنانی وضع کی کوئی بات اختیار کرنا حرام ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

www.dawateislami.net

(17) بدلہ لینے کے خوف سے سانپ نہ مارنے والا ہم سے نہیں

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ رَأَى حَيَّةً فَلَمْ يَقْتُلْهَا مَخَافَةَ طَلَبِهَا فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جوسانپ دیکھے پھر بدلہ کے خوف سے اسے نہ مارے وہ ہم سے نہیں۔

(المعجم الکبیر،٧/٧٨،حدیث:٦٤٢٥)

کیا سانپ کو مارنے والے سے اس کی ناگنی بدلہ لیتی ہے؟

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی ہماری سنت کا تارِک ہے۔ پہلے جہلاءِ عرب کہتے تھے اور جہلاءِ ہند اب تک کہتے ہیں کہ سانپ کو مارنے والے سے اس کی ناگنی بدلہ لیتی ہے اس لئے سانپ کو مت مارو۔ اس فرمان عالی میں اسی خیال کی تردید ہے بھلا سانپنی یعنی ناگن کو کیا خبر کہ کس نے مارا ہے؟ لوگوں میں مشہور ہے کہ مارے ہوئے سانپ کی آنکھوں میں مارنے والے کا فوٹو آجاتا ہے اس فوٹو سے ناگن، قاتل کو پہچان لیتی ہے اس لئے سانپ کو مار کر اس کا سر جلا دیا جاتا ہے تاکہ آنکھوں میں فوٹو نہ رہے مگر یہ بھی غلط ہے اس کا سر جلا دینا اسے مار ڈالنے کے لئے ہے، وہ لاٹھی کھا کر بیہوش ہو جاتا ہے لوگ مردہ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں، وہ کچھ عرصہ بعد پھر ہوش میں آکر چلا جاتا ہے آگ میں جلانا اس لیے ہے تاکہ واقعی مر جائے۔ خیال رہے کہ جب تک سانپ اُلٹا نہ پڑ جائے کہ پیٹ اوپر آجائے تب تک وہ زندہ ہے۔ (مراۃ المناجیح،٥/٦٧٨)

www.dawateislami.net

نقصان دینے والے حیوانات کو مارنا جائز ہے

وہ حیوانات جو تکلیف دیتے ہیں ان کو مارنا جائز ہے جیسے کاٹنے والا کتا، نقصان پہنچانے والی بلی۔ (درمختار،کتاب الخنثی،مسائل شتی،١٠/٥١٧) اسی طرح چیل،کوا،چوہا،گرگٹ،چھپکلی،سانپ،بچھو،کھٹمل،مچھر،پسّو،مکھی وغیرہ خبیث و مُوذی جانوروں کا مارنا(بھی جائز ہے) اگرچہ حرم میں ہو۔(بہارشریعت،١/١٠٨٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم سے نہیں

حضورِ پاک،صاحبِ لَو لاک،سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا:مَنْ اَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَلَهٗ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جس نے سلام کا جواب دیا ثواب پائے گا اور جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم سے نہیں۔

(الاذکار،کتاب السلام،باب فی آداب ومسائل من السلام، ص٢٠٨، حدیث:٧٠٧)

100 میں سے 90 رحمتیں کیسے ملتی ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی مسلمان سلام کرے تو اُس کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے،سلام و ملاقات کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ محبوب (یعنی پیارا) وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ

www.dawateislami.net

گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے، پھر جب وہ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں تو اُن پر سو رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں ان میں سے نوّے رَحمتیں (سلام میں) پَہَل کرنے والے کے لئے اور دس مُصافَحہ (یعنی ہاتھ ملانے) میں پَہَل کرنے والے کے لئے ہیں۔ (مُسنَد البزار،١/ ٤٣٧، حدیث:٣٠٨) فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مُصافَحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفِرت ہو جاتی ہے۔(ترمذی،کتاب الاستئذان والآداب،باب ماجاء فی المصافحة،٤/ ٣٣٣،حدیث:٢٧٣٦)

''رمضان'' کے پانچ حروف کی نسبت سے سلام کے پانچ شرعی مسائل

(١) سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوا اور یہ گناہ جواب دینے سے دفع (یعنی دور) نہ ہوگا، بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔

(٢) سائل نے دروازہ پر آ کر سلام کیا اس کا جواب دینا واجب نہیں۔

(٣) کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بقصدِ تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

(٤) کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو اس کے بعد اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلام ، یہ سلام پہنچانا اس وقت واجب ہے جب اس نے اس کا التزام کرلیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا

www.dawateislami.net

سلام کہہ دوں گا کہ اس وقت یہ سلام اس کے پاس امانت ہے جو اس کا حقدار ہے اس کو دینا ہی ہوگا ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے دربار میں میرا اسلام عرض کر دینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے (یعنی جب کہ التزام کیا ہو)۔

(۵) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اور یہاں جواب دو طرح ہوتا ہے، ایک یہ کہ زبان سے جواب دے، دوسری صورت یہ ہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے۔اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ لکھا ہوتا ہے اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہارِ شریعت،۳/۴۶۰ تا ۴۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) پڑوسی کا حق ضائع کرنے والا ہم سے نہیں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ یُضِیعُ حَقَّ جَارِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو اپنے پڑوسی کا حق تلف کرے ''وہ ہم سے نہیں۔'' (المطالب العالیہ،کتاب الادب،باب جمل من الادب، ۷/۱۱۸،حدیث:۲۶۰٤)

www.dawateislami.net

پڑوسیوں کو گوشت اور کپڑے دیا کرتے

حضرتِ سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن ابی بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اپنے پڑوس کے گھروں میں سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کے چالیس چالیس گھروں کے لوگوں پر خرچ کیا کرتے تھے، عید کے موقع پر انہیں قربانی کا گوشت اور کپڑے بھیجتے اور ہر عید پر سو غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ (المستطرف، الباب الثالث والثلاثون، ۱/۲۷۶)

پڑوسی کے گیارہ حقوق

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: نبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: پڑوسی کے گیارہ حق ہیں (۱) جب اسے تمہاری مدد کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو (۲) اگر معمولی قرض مانگے دے دو (۳) اگر وہ غریب ہو تو اس کا خیال رکھو (٤) وہ بیمار ہو تو مزاج پرسی بلکہ ضرورت ہو تیمار داری کرو (۵) مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ (٦) اس کی خوشی میں خوشی کے ساتھ شرکت کرو (۷) اس کے غم و مصیبت میں ہمدردی کے ساتھ شریک رہو (۸) اپنا مکان اتنا اونچا نہ بناؤ کہ اس کی ہوا روک دو مگر اس کی اجازت سے (۹) گھر میں پھل فروٹ آئے تو اسے ہدیۃً بھیجتے رہو، نہ بھیج سکو تو خفیہ رکھو اس پر ظاہر نہ ہونے دو، تمہارے بچے اس کے بچوں کے سامنے نہ کھائیں (۱۰) اپنے گھر کے دھوئیں سے اسے تکلیف نہ دو (۱۱) اپنے گھر کی چھت پر ایسے نہ چڑھو کہ اس کی بے پردگی ہو۔ قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق وہ ہی ادا کر سکتا ہے جس پر اللّٰہ رحم فرمائے

www.dawateislami.net

(مرقات) ﴿مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:﴾ کہا جاتا ہے ہمسایا اور ماں جایا (یعنی سگا بھائی) برابر ہونے چاہئیں۔افسوس مسلمان یہ باتیں بھول گئے قرآنِ کریم میں پڑوسی کے حقوق کا ذکر فرمایا، بہر حال پڑوسی کے حقوق بہت ہیں ان کے ادا کی توفیق رب تعالیٰ سے مانگے۔(مراۃ المناجیح،۶/۵۲)

اچھا کیا یا بُرا؟

ایک شخص نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ و سلَّم کی خدمتِ باعظمت میں عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟ ارشاد فرمایا: جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بے شک تم نے اچھا کیا، اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بیشک تم نے بُرا کیا۔

(ابن ماجه،کتاب الزهد،باب الثناء الحسن،٤/٤٧٩،حديث:٤٢٢٣)

دیوار کی مٹی (حکایت)

ایک بزرگ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے کسی کو خط لکھا اور اسکی سیاہی پڑوسی کی دیوار کی مٹی سے خشک کرنے لگا۔میرے دل نے پڑوسی کی دیوار سے مٹی لینا اچھا نہ سمجھا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اس معمولی سی مٹی کی کیا حیثیت اور اسکے لئے اجازت لینے کی کیا ضرورت؟ چنانچہ میں نے مٹی لے کر سیاہی کو خشک کرنا شروع کر دیا جب مٹی خط پر ڈالی ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا، وہ آواز

www.dawateislami.net

کچھ یوں تھی:

سَيَعْلَمُ مَنِ اسْتَخَفَّ بِتُرَابِ مَا يَلْقٰى غَدًا مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ

ترجمہ: جو شخص مٹی کو معمولی سمجھتا ہے اسے عنقریب **معلوم** ہو جائے گا کہ اسکا حساب کتنا برا ہے۔(احیاء علوم الدین،کتاب النیة...الخ،بیان تفصیل الاعمال...الخ،٥/ ٩٩)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ اور ناراض پڑوسی (حکایت)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''جنّتی محل کا سودا'' کے صفحہ 33 پر لکھتے ہیں: **یہ** اُن دنوں کی بات ہے جب میں شہید مسجد، کھارادر، بابُ المدینہ کراچی میں اِمامت کی سعادت حاصل کرتا تھا،اور ہفتے کے اکثر دن بابُ المدینہ کے مختلف علاقوں کی مسجِدوں میں جا کر سنّتوں بھرے بیانات کر کر کے مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کا تعارُف کروار ہا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی ایک تعداد میری دعوت قبول کر چکی تھی اور دعوتِ اسلامی اٹھان لے رہی تھی مگر ابھی دعوتِ اسلامی ایک کمزور پودے ہی کی مِثل تھی ۔واقِعہ یوں ہوا کہ مُوسیٰ لین، لیاری، بابُ المدینہ میں جہاں میری قِیام گاہ تھی وہاں کا میرا ایک **پڑوسی** کسی نا کردہ خطا کی بناء پر صرف وصرف غَلَط فہمی کے سبب مجھ سے سخت ناراض ہو گیا اور بپھر کر مجھے ڈھونڈتا ہوا **شہید مسجد** پہنچا۔ میں وہاں موجود نہ تھا بلکہ کہیں سنّتوں بھرا بیان کرنے گیا ہوا تھا،لوگوں کے بقول اُس شخص نے مسجِد میں نمازیوں کے سامنے میرے بارے میں سخت برہمی کا اظہار کیا اور کافی شور مچایا اور اعلان کیا کہ میں الیاس قادری کے

www.dawateislami.net

(کارناموں) کا بورڈ چڑھاؤں گا وغیرہ۔ میں نے کوئی اِنتقامی کاروائی نہ کی نیز ہمّت بھی نہ ہاری اور اپنے مَدَنی کاموں سے ذرہ برابر پیچھے بھی نہ ہٹا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد جب میں اپنے گھر کی طرف آرہا تھا تو وُہی شخص چند لوگوں کے ہمراہ مَحلّے میں کھڑا تھا، میری کسوٹی کا وقت تھا، ہمّت کی اور اُس کی طرف ایک دم آگے بڑھ کر میں نے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ''اِس پر اُس نے باقاعدہ منہ پھیر لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں جذبات میں نہ آیا بلکہ مزید آگے بڑھ کر میں نے اُس کو بانہوں میں لیا اور اُس کا نام لے کر مَحَبَّت بھرے لہجے میں کہا: ''بُہت ناراض ہو گئے ہو!'' میرے یہ کہتے ہی اُس کا غصّہ ختم ہوگیا، بے ساختہ اُس کی زَبان سے نکلا: نا بھئی نا! الیاس بھائی کوئی ناراضگی نہیں! اور پھر۔۔۔پھر۔۔۔ میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: چلو گھر چلتے ہیں آپ کو میرے ساتھ ٹھنڈی بوتل پینی ہوگی۔'' اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گھر لے جا کر اس نے میری خیر خواہی کی۔

ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

برائی کو بھلائی ختم کرتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول یاد رکھئے! کہ **نَجاست کو نَجاست سے نہیں پانی سے پاک کیا جاتا ہے**۔ لٰہذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی وشدّت بھرا

www.dawateislami.net

سُلوک کرے تب بھی آپ اُس کے ساتھ نرمی و مَحبَّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش فرمائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے مُثبَت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضرور ٹھنڈا ہو گا۔ حضرت سیدنا حکیم لقمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! جو شخص یہ کہتا ہے کہ برائی کو برائی دور کرتی ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو دو آگیں روشن کرے اور دیکھ لے کہ کیا ایک آگ دوسری کو بجھاتی ہے۔ برائی کو تو بھلائی دور کرتی ہے جیسے آگ کو پانی بجھاتا ہے۔

(المستطرف،الباب الثانی والثلاثون،۱/۲۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) جس نے تنگدستی کے خوف سے شادی نہ کی وہ ہم سے نہیں

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان دلنشین ہے: مَنْ تَرَکَ التَّزْوِیْجَ مَخَافَةَ الْعَیْلَةِ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جس نے تنگدستی کے خوف سے شادی نہ کی وہ ہم سے نہیں۔ (جامع الاحادیث،۷/۱۶۵،حدیث: ۲۱۶۳۰)

رِزْق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رزق کا وعدہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ ۱۲،ھود:۶)

ترجمہ کنز الایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمّہ کرم پر نہ ہو

www.dawateislami.net

لہذا یہ ذہن ہرگز مت بنائیے کہ شادی کرنے سے خرچ بڑھے گا اور تنگدستی کا شکار ہوجاؤں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْؕ-اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ-وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۳۲) (پ۱۸،النور:۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کبھی نکاح غَنا (خوشحالی) کا سبب ہوجاتا ہے کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ فقیر کو غنی کردیتا ہے، عورت خوش نصیب ہوتی ہے۔ (نورالعرفان، پ۱۸، النور، زیرآیت:۳۲)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس غَنا (خوشحالی) سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا (خوشحالی) ہے جو قانِع (قناعت کرنے والے) کو تَرَدُّد سے بے نیاز کردیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہوجائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہوجانا یا فراخی بہ برکتِ نکاح۔

(خزائن العرفان، پ۱۸، النور، زیرآیت:۳۲)

www.dawateislami.net

شادی ''تنگدستی'' کوختم کرتی ہے

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں تنگدستی کی شکایت لے کر حاضر ہوا تو حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُسے شادی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(درمنثور،پ١٨،النور،تحت الآیة:٣٢،٦/١٨٩)

نکاح کرو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غنی کردے گا

حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے تمہیں نکاح کا حکم دیا ہے اس کی اطاعت کرو، اللّٰہ تعالٰی نے تمہارے ساتھ جو غَنَا (مالداری) کا وعدہ کیا ہے اللّٰہ تعالٰی اسے پورا کرے گا۔

(کنز العمال،کتاب النکاح،قسم الافعال،٨/٢٠٣،جزء:١٦،حدیث:٤٥٥٧٦)

تین آدمیوں کی مدد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے

نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی مدد اللّٰہ تعالٰی کے ذمہ کرم پر ہے۔ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی کا ارادہ رکھتا ہو، مکاتب غلام جو مال دینے کا ارادہ رکھتا ہو، اور اللّٰہ تعالٰی کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

(ترمذی، کتاب فضائل الجهاد،باب ماجاء فی المجاهد.الخ،٣/٢٤٧، حدیث: ١٦٦١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(21) جو نکاح پر قدرت رکھتا ہو پھر بھی نہ کرے وہ ہم سے نہیں

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ قَدَرَعَلٰی اَنْ یَنْکِحَ فَلَمْ یَنْکِحْ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو نکاح پر قدرت ہونے کے باوجود نکاح نہ کرے وہ ہم سے نہیں۔

(دارمی، کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، ۱۷۷/۲، حدیث: ۲۱٦٤)

نکاح کے فوائد

نکاح کے فوائد بے شمار ہیں۔ ان میں سے نیک اولاد کا ہونا، شہوت کا ختم ہونا، گھر کی دیکھ بھال اور قبیلے کا بڑھنا بھی ہے اور ان کے نان ونفقہ کا بندوبست کر کے ان کے ساتھ رہنے میں مجاہدے کا ثواب حاصل ہوتا ہے، اگر بیٹا (اولاد) نیک ہو تو اس کی دعا سے برکت حاصل ہوگی اور اگر فوت ہو جائے تو (بروزِ قیامت تیرا) شفیع ہوگا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب النکاح، فوائد النکاح، ۳۲/۲ ملخصاً)

میرا طریقہ نکاح ہے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ فَھُوَمِنِّیْ وَمِنْ سُنَّتِی النِّکَاحُ یعنی جس نے میری سنت کو اختیار کیا وہ مجھ سے ہے اور میری سنت میں نکاح بھی ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، کتاب النکاح، باب وجوب النکاح وفضلہ، ٦/ ۱۳۵، حدیث: ۱۰٤۱۹)

www.dawateislami.net

نکاح کرنا کب سنّت ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اگر** مہر، نان ونَفْقہ دینے اورازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہواور شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہوتو نکاح کرنا **سنّتِ مؤکدہ** ہے۔ایسی حالت میں **نکاح** نہ کرنے پر اَڑے رہنا **گناہ** ہے۔اگر حرام سے بچنا.. یا.. اِتباعِ سنّت .. یا..اولاد کا حصول پیشِ نظر ہوتو **ثواب** بھی پائے گا اور اگر محض حصولِ لذت یا قضائے شہوت مقصود ہوتو **ثواب** نہیں ملے گا،**نکاح** بہر حال ہوجائے گا۔(ماخوذ از بہارشریعت،۲/۴)

نکاح کرنا فرض بھی ہے اور حرام بھی!

نکاح کبھی فرض،کبھی واجب،کبھی مکروہ اور بعض اوقات تو حرام بھی ہوتا ہے۔چنانچہ اگر یہ یقین ہو کہ **نکاح** نہ کرنے کی صورت میں زناء میں مبتلا ہوجائے گا تو نکاح کرنا **فرض** ہے۔ایسی صورت میں **نکاح** نہ کرنے پر **گناہ گار** ہوگا۔**اگر** مہر ونفقہ دینے پر قدرت ہو اور غلبۂ شہوت کے سبب زنا یا بدنگاہی یا مشت زَنی میں مبتلاء ہونے کا اندیشہ ہوتو اس صورت میں نکاح **واجب** ہے اگر نہیں کرے گا تو **گناہ گار** ہوگا۔**اگر** یہ اندیشہ ہو کہ **نکاح** کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کرسکے گا تو اب **نکاح** کرنا **مکروہ** ہے۔**اگر** یہ یقین ہو کہ **نکاح** کرنے کی صورت میں نان ونَفْقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کرسکے گا تو اب **نکاح** کرنا **حرام** اور **جہنم میں لے جانے** والا کام ہے(ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لئے

www.dawateislami.net

روزے رکھنے کی ترکیب بنائے)۔(ماخوذ از بہارشریعت،۲/۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(22) جو بھائی چارہ قائم نہ کرے وہ ہم سے نہیں

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُؤَاخِیْ فِیْنَاوَیَزُوْرُ یعنی جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم نہ کرے،مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارہ اور ملاقات نہ کرے وہ ہم سے نہیں۔(المعجم الأوسط،۳/۳۴۹،حدیث:۴۸۱۲)

عزت کرو عزت پاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آج ہم اپنے سے بڑوں کی عزت نہیں کریں گے تو کل ہمارا بھی کوئی احترام نہیں کرے گا اور اگر آج ہم اپنے بڑوں کو عزت دیں گے اور ان کا احترام کریں گے تو کل اس کا پھل ہم دیکھیں گے چنانچہ

بزرگوں کا احترام کرنے کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ،فیض گنجینہ،راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو نوجوان کسی بزرگ کے سِنّ رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کسی کو مقرر کردیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔

(ترمذی،کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی اجلال الکبیر،۳/۴۱۱،حدیث: ۲۰۲۹)

www.dawateislami.net

بزرگوں کا ادب انسان کو جنت میں پہنچادیتا ہے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اَنس! بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالوگے۔

(شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر۔۔الخ، ۷/۴۵۸ حدیث: ۱۰۹۸۱)

تبرک کی قدر کی برکت

حضرت ابوعلی روز باری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی بہن فاطمہ بنت احمد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا فرماتی ہیں: شہرِ بغداد میں کچھ نوجوانوں نے اپنے میں سے ایک کو کسی ضرورت سے بھیجا، اس نے لوٹنے میں تاخیر کردی، یہ لوگ غضب ناک ہونے لگے، اتنے میں وہ ایک خربوزہ لئے ہنستا ہوا آ پہنچا۔ جوانوں نے دریافت کیا: ایک تو تُو دیر سے آ رہا ہے، اس پر ہنستا بھی ہے؟ لڑکے نے کہا، میں آپ لوگوں کے لیے ایک عجیب چیز لایا ہوں۔ سب نے پوچھا: وہ کیا؟ لڑکے نے اپنے ہاتھ کا خربوزہ انہیں پیش کیا اور کہا: اس خربوزے پر حضرت بشر حافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی نے ہاتھ رکھ دیا تھا، اس لئے میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا۔ اس کی بات سن کر سب نے خربوزے کو چوما اور اپنی اپنی آنکھوں سے لگایا۔ ان میں سے ایک نے کہا، حضرت بشر رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو کس چیز نے اس مقام پر پہنچایا؟ کسی نے کہا: تقویٰ نے۔ سائل نے کہا: میں تمہیں گواہ بنا کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کرتا ہوں، اس کے بعد سب نے اسی کی

www.dawateislami.net

طرح توبہ کی، پھر وہ سب طرطوس گئے اور وہیں شہادت کا رُتبہ پالیا۔

(روض الریاحین، ص۲۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھائی چارہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُ نا امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہ الوالی اخوت ومحبت کے متعلق فرماتے ہیں: بھائی چارہ دوآدمیوں کے درمیان ایک رابطہ ہوتا ہے جیسے نکاح میاں بیوی کے درمیان ایک رابطے کا نام ہے اور جس طرح عقدِ نکاح کچھ حقوق کا تقاضا کرتا ہے جن کو پورا کرنا حقِ نکاح قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے، عقدِ اخوّت کا بھی یہی حال ہے۔ تمہارے اسلامی بھائی کا تمہارے مال اور تمہاری ذات میں حق ہے اسی طرح زبان اور دل میں بھی کہ تم اس کو معاف کرو، اس کے لئے دعا کرو، اخلاص ووفا سے پیش آ ؤ، اس پر آسانی بَرتو اور تکلیف وتکلُّف کو چھوڑ دو۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ ۔۔۔ الخ، الباب الثانی ۔۔۔ الخ، ۲/ ۲۱۶)

مسلمان سے اُخوّت (بھائی چارہ) اور ملاقات کے فضائل

(۱) نام پوچھے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: جب ایک شخص دوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ

www.dawateislami.net

لے اور یہ کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟ اس سے محبت زیادہ مضبوط ہوگی۔

(ترمذی،کتاب الزهد،باب ماجاء فی اِعلام الحب،۱۷٦/٤،حدیث: ۲٤۰۰)

(۲) اللہ کے لئے محبت کرنے کا انعام

رحمتِ عالمیان سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی جو میرے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے، ایک دوسرے پر خرچ کرتے اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ (مسند احمد،مسند الانصار،۴۲۱/۸، حدیث: ۲۲۸٤۷)

(۳) محشر کی گرمی اور سایۂ عرش

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنه سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن فرمائے گا، میرے جلال (بڑائی) کے لئے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج جبکہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔ (مسلم،کتاب البر والصلة،باب فی فضل الحب فی الله، ص۱۳۸۸، حدیث: ۲۵٦٦)

جس سے محبت کرو اُسے بتادو (حکایت)

ایک شخص نے سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کی: میں فلاں شخص سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے واسطے محبت رکھتا ہوں۔

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: تم نے اس کو اطلاع دی؟ عرض کی: نہیں، ارشاد فرمایا: اٹھو! اس کو اطلاع دو۔ اس نے جا کر اسے بتایا، اس نے کہا: جس کے لئے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے، وہ تجھے محبوب بنا لے۔ اس کے بعد وہ واپس آ گئے، نبیِ مکرم نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستفسار فرمایا: اس نے کیا کہا؟ جو اس نے کہا تھا کہہ سنایا تو رحمتِ کونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تُو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی اور تیرے لیے وہ ہے جو تُو نے قصد (یعنی اِرادہ) کیا ہے۔

(شعب الایمان، فصل فی المصافحة والمعانقة، ۴۸۹/۶، حدیث: ۹۰۱۱)

(۴) گناہ جھڑتے ہیں

حضرت سیِّدُنا مجاہد رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے جب باہم ملاقات کرتے وقت خوش ہوتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے خشک ہو کر گرتے ہیں۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة...الخ، بیان معنی الاخوة...الخ، ۲۰۱/۲)

(۵) مسلمان کو محبت سے دیکھنا بھی ثواب ہے

حضرت سیِّدُنا فضیل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: کسی آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی طرف مودّت ورحمت (محبت والفت) کے ساتھ دیکھنا عبادت ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة...الخ، بیان معنی الاخوة...الخ، ۲۰۱/۲)

www.dawateislami.net

بھائی چارہ کس سے کیا جائے؟

حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کرّم اللّٰہ تعالی وجھہ الکریم نے فرمایا: فاجر سے بھائی بندی نہ کر کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لیے مزین کریگا (یعنی سنوارے گا) اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا، تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور شرم کا باعث ہے اور بیوقوف سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ خود کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی تجھے نفع پہنچانا چاہے بھی تو نقصان پہنچا دے گا، اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر اور جھوٹے سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہ دے گی، تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا پھر بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔

(تاریخ دمشق، ۴۲/۵۱۶)

بھائی چارے کی سچائی کی علامت

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃُ اللّٰہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: بھائی چارے کی سچائی میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے بھائی کی عزت فقر (محتاجی) کی حالت میں اس سے کہیں زیادہ کرے جتنی عزت اس کی غنا (امیری) کی حالت میں کرتا تھا کیونکہ فقر غنا سے افضل ہے اور اس کا بھائی اپنے فقر کے سبب نہیں بلکہ اپنے مقام و مرتبے کی وجہ سے زیادہ عزت کا مستحق ہے۔ (تنبیہ المغترین، ص ۲۱۰)

www.dawateislami.net

حضرت سیدنا ابو حازِم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں: جب تُو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس سے دنیا داروں جیسا معاملہ نہ کر اور بغیر بدلہ کی خواہش کے بکثرت اس کی مدد کرتا کہ تمہارے بھائی چارے کو دوام ملے۔

(تنبیہ المغترین،ص۲۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(23) نماز میں کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے والا ہم سے نہیں

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ٹھونگیں مارنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ یَنْقُرُ نَقْرَ الْغُرَابِ یعنی جو کوّے کی طرح ٹھونگیں مارے وہ ہم سے نہیں۔

(جامع الاصول للجزری،مقدار الرکوع والسجود،۵/۳۸۲،حدیث:۳۴۹۷)

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن شِبْل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے، جانوروں کی طرح بازو بچھانے اور آدمی کو مسجد میں اپنی جگہ مقرر کرلینے سے منع فرمایا ہے جیسے اُونٹ اپنی جگہ مقرر کرلیتا ہے۔

(ابو داؤد ، کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ من لا یقیم ...الخ ، ۱/۳۲۸ ، حدیث : ۸۶۲)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی ساجِد (سجدہ کرنے والا) سجدہ ایسی جلدی جلدی نہ کرے جیسے کوّا زمین

www.dawateislami.net

پر چونچ مار کر فوراً اٹھالیتا ہے۔(مراۃ المناجیح،۲/۸۷)

نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے

نماز میں تعدیل ارکان یعنی رکوع وسجود وقومہ (یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا) و جلسہ (یعنی دوسجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا) میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہِ کہنے کی قدر (مقدار) ٹھہرنا (واجب ہے)۔(بہار شریعت،۱/۵۱۸) نمازی کو چاہئیے کہ اپنی نماز میں فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کا لحاظ رکھے اور عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) حاسد اور چغل خور ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت نشان ہے: حسد کرنے والے، چغلی کھانے والے اور کاہن کے پاس جانے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ما جاء فی الغیبۃ و النمیمۃ، ۸/۱۷۲، حدیث:۱۳۱۲۶)

حسد کی تعریف

کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام ''حَسَد'' ہے۔(الحدیقۃ الندیۃ، ۱/۶۰۰) حَسَد کرنے والے کو ''حاسِد'' اور جس سے حَسَد کیا جائے اُسے

www.dawateislami.net

"محسود" کہتے ہیں۔

حسد کی حقیقت

حسد کی حقیقت یہ ہے کہ جب کسی (مسلمان) بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ملتی ہے تو حاسد انسان اسے ناپسند کرتا ہے اور اس بھائی سے نعمت کا زوال چاہتا ہے۔ اگر وہ اپنے بھائی کو ملنے والی نعمت کو ناپسند نہیں کرتا اور نہ اس کا زوال چاہتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسے بھی ایسی ہی نعمت مل جائے تو اسے رشک کہتے ہیں۔

(احیاء علوم الدین،کتاب ذم الغضب...الخ،بیان حقیقة الحسد...الخ،٣/ ٢٣٤)

حسد ایمان کو بگاڑتا ہے

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جیسے ایلوا (ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو بگاڑتا ہے۔

(الجامع الصغیر،حدیث:٣٨١٩،ص٢٣٢)

ابلیس وفرعون سے بڑھ کر شریر کون؟

مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابلیس نے فرعون کے دروازے پر آکر دستک دی، فرعون نے پوچھا: کون ہے؟ ابلیس نے کہا: اگر تُو خدا ہوتا تو مجھ سے بے خبر نہ ہوتا، جب اندر داخل ہوا تو فرعون نے کہا: کیا تُو زمین میں اسے جانتا ہے جو تجھ سے اور مجھ سے بڑھ کر شریر ہے؟ کہنے لگا: ہاں! حسد کرنے والا اور میں حسد کی وجہ سے ہی اس مشقت میں ہوں۔ (تفسیر کبیر،١/ ٢٢٦)

www.dawateislami.net

سب سے پہلا گناہ

حضرت سیِّدُ نا جنادہ بن ابوامیۃ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حسد وہ پہلا گناہ ہے جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی گئی، ابلیس ملعون نے حضرت سیِّدُ نا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے کے معاملے میں اُن سے حسد کیا، پس اسی حسد نے ابلیس کو نافرمانی پر اُبھارا۔

(درمنثور، پ ١، البقرة، تحت الآية: ٣٤، ١/١٢٥)

سایہ عرش میں کس کو دیکھا؟

حضرت سیِّدُ نا عمرو بن میمون رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو اس کے مقام ومرتبہ پر انہیں بہت رشک آیا اور فرمانے لگے یقیناً یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بزرگی والا ہے۔ پس آپ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کا نام جاننے کے لئے عرض کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میں تمہیں اس کا عمل بتاتا ہوں (جس کے سبب اسے یہ مقام ملا) میں نے اپنے بندوں کو اپنے فضل سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا، چغلی نہیں کھاتا تھا اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

(حلیۃ الاولیاء، عمرو بن میمون، ٤/١٦٣، حدیث: ٥١٢١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

چغلی کیا ہے؟

حضرتِ علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نے "بخاری شریف" کی شرح میں نقل فرمایا کہ "کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک پہنچانے اور فساد پھیلانے کیلئے بیان کرنا چغلی ہے۔" (عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر ۔۔۔الخ، ۵۹۴/۲، تحت الحدیث:۲۱۶)

چغلی کا عذاب

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: جھوٹ سے منہ کالا ہوتا اور چغلی سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۲۰۸/۴، حدیث:۴۸۱۳)

چغل خوری کا وبال

حضرت سیِّدُ نا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں سخت قحط پڑ گیا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کی ہمراہی میں بارش کے لئے دعا مانگنے چلے لیکن بارش نہ ہوئی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تین دن تک یہی معمول رکھا لیکن بارش پھر بھی نہ ہوئی۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ! میں تمہاری اور تمہارے ساتھ والوں کی دعا قبول نہیں کروں گا کیونکہ ان میں ایک چغل خور ہے۔ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے

www.dawateislami.net

عرض کی: ''اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے تاکہ ہم اسے یہاں سے نکال دیں۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جواب ملا: ''اے موسیٰ! میں تو بندوں کو اس سے روکتا ہوں۔'' حضرت سیّدُنا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ تم سب بارگاہِ رب العزت میں چغلی سے توبہ کرو۔ جب سب نے توبہ کی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بارش عطا فرمادی۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی، ۱/۴۰۷)

محبت کے چور سے بچئے!

کسی دانا کا قول ہے: چغل خوری دلوں میں دشمنی پیدا کرتی ہے اور جس نے تمہاری چغلی کی بے شک اس نے تمہیں گالی دی اور جو تمہارے سامنے کسی کی چغلی کرتا ہے وہ تمہاری بھی چغلی کرتا ہوگا چغل خور جس کے سامنے چغلی کرتا ہے اس کے لئے جھوٹ بولتا ہے اور جس کی چغلی کرتا ہے اس سے بد دیانتی کرتا ہے۔ شعر

اِحْفَظْ لِسَانَکَ لَاتُؤْذِیْ بِہٖ اَحَدًا　　مَنْ قَالَ فِی النَّاسِ عَیْبًا قِیْلَ فِیْہِ بِمِثْلِہٖ

ترجمہ: اپنی زبان کی حفاظت کر، اس کے ذریعے کسی کو بھی تکلیف نہ دے، کہ جو شخص لوگوں پر عیب لگاتا ہے، اس پر بھی عیب لگائے جاتے ہیں۔

(بحر الدموع، تحریم الغیبۃ والنمیمۃ، ص ۱۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(25) ریشم کے لباس اور چاندی کے برتنوں کا استعمال

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ وَشَرِبَ فِي الْفِضَّةِ فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جو ریشم پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم سے نہیں۔ (المعجم الاوسط، ٣/٣٥٧، حدیث: ٤٨٣٧)

دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں محروم رہے گا

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر... إلخ، ٤/٥٩، حدیث: ٥٨٣٤)

جنتیوں کا لباس

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو مسلمان ناجائز ریشم پہنے وہ اولاً ہی جنت میں نہ جاسکے گا کیونکہ ریشم کا لباس ہر جنتی کو ملے گا وہاں پہنچ کر، رب تعالٰی فرماتا ہے: وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ (ترجمہ کنز الایمان: اور وہاں ان کی پوشاک ریشم ہے۔ (پ١٧، الحج:٢٣) بعض صورتوں میں اور بعض ریشم مرد کو حلال ہیں ان کے پہننے پر سزا نہیں۔ خیال رہے کہ کیڑے کا ریشم مرد کو حرام ہے، دریائی ریشم یا سن سے بنا ہوا نقلی ریشم حلال ہے کہ وہ ریشم نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٩٥)

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: جس

www.dawateislami.net

کپڑے کا تانا (سوت کے تاگے جو کپڑا بننے میں لمبائی کی طرف ہوں)، بانا (سوت کے تاگے جو کپڑا بننے میں چوڑائی کی طرف ہوں،) یا صرف بانا ریشم کا ہو وہ مرد کو پہننا حرام ہے عورت کو حلال اور جس کا تانا ریشم کا ہو بانا سوت کا یا اون کا اس کا پہننا مرد کو بھی حلال ہے۔ ریشم سے مراد کیڑے کا ریشم ہے، دریائی ریشم یا سن کا ریشم سب کو حلال ہے کہ وہ حریر و دیباج نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۷۴)

تمہارے لئے آخرت میں ہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: حریر اور دیباج نہ پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ ان کے برتنوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

(بخاری، کتاب الاطعمه، باب الاکل فی اناء مفضّض، ۳/۵۳۵، حدیث: ۵۴۲۶)

چاندی کا برتن پھینک دیا!

حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا گیا، انہوں نے اس کو اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا: رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ریشم، دیباج، سونے اور چاندی کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود، کتاب الاشربة، باب فی الشرب فی آنية الذهب والفضة، ۳/۴۷۳، حدیث: ۳۷۲۳)

www.dawateislami.net

”غوث“ کے تین حروف کی نسبت سے سونے اور چاندی کے برتنوں کے تین اہم مسائل

(۱) سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ان کی پیالیوں سے تیل لگانا یا ان کے عطر دان سے عطر لگانا یا ان کی انگیٹھی سے بخور کرنا (یعنی دھونی لینا) منع ہے اور یہ ممانعت مرد و عورت دونوں کے لیے ہے۔ عورتوں کو ان کے زیور پہننے کی اجازت ہے۔ زیور کے سوا دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز ہے۔

(۲) سونے چاندی کے چمچے سے کھانا، ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا، ان کے آئینہ میں منہ دیکھنا، ان کی قلم دوات سے لکھنا، ان کے لوٹے یا طشت سے وضو کرنا یا ان کی کرسی پر بیٹھنا، مرد عورت دونوں کے لیے ممنوع ہے۔

(۳) سونے چاندی کی آرسی (ایک زیور جو عورتیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنتی ہیں، اس میں شیشہ جڑا ہوتا ہے) پہننا عورت کے لیے جائز ہے، مگر اُس آرسی میں منہ دیکھنا عورت کے لئے بھی ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(26) جو مسلمان کا حق نہ جانے وہ ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَعْرِفْ لَنَا حَقَّنَا یعنی جو ہمارے

www.dawateislami.net

چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور مسلمان کا حق نہ جانے وہ ہم سے نہیں۔ (المعجم الکبیر، ۱۱/ ۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مسلمان کے حقوق نہایت اہم ہیں، مسلمانوں سے ہمارے کئی طرح کے تعلقات ہوتے ہیں مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، ماموں، چچا، پڑوسی، ملازم وغیرہا۔ ہر ایک کے اعتبار سے ہمیں ان کے حقوق کو ادا کرنا ہے، جہاں شریعتِ مُطَہَّرہ نے مسلمانوں کی عزت وعظمت اور مقام ومرتبہ بیان کیا ہے وہیں ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا اور کچھ حقوق گنوائے ہیں۔ چنانچہ

مسلمانوں کے چھ حقوق

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں (۱) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (۲) جب وہ مرجائے تو اس کے جنازہ پر حاضر ہو (۳) جب دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کرے (٤) جب وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے (۵) جب وہ چھینکے تو جواب دے[۱] (٦) اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی خیر خواہی کرے۔ (ترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی تشمیت العاطس، ٤/۳۳۸، حدیث: ۲۷٤٦)

مدینہ

۱: چھینک کا جواب جب دیا جائے جب کہ وہ چھینکنے والا "اَلْحَمْدُ لله" کہے، تو سننے والا کہے: "یَرْحَمُكَ اللهُ"، پھر چھینکنے والا کہے: "یَھْدِیْكُمُ اللهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ" (مراۃ المناجیح، ٦/۳۱۵)

www.dawateislami.net

(27) میں دنیا سے اور دنیا مجھ سے نہیں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَسْتُ مِنَ الدُّنْیَا وَلَیْسَتْ مِنِّی یعنی میں دنیا سے اور دنیا مجھ سے نہیں۔

(فردوس الاخبار، ٢/٢١٤، حدیث:٥٣٢٢)

دنیا لعنتی چیز ہے

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ہوشیار رہو دنیا لعنتی چیز ہے اور جو دنیا میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللہ تعالٰی کے ذکر کے اور اس کے جو رب کے قریب کردے اور عالم کے اور طالب علم کے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی ھوان الدینا علی اللہ، ٤/١٤٤، حدیث: ٢٣٢٩)

دنیا کیا ہے؟

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیث پاک کے اس حصے ''جو دنیا میں ہے وہ لعنتی ہے'' کے تحت فرماتے ہیں: جو چیز اللہ و رسول سے غافل کردے وہ دنیا ہے یا جو اللہ و رسول کی ناراضی کا سبب ہو وہ دنیا ہے، بال بچوں کی پرورش، غذا لباس، گھر وغیرہ حاصل کرنا سنتِ انبیاء کرام ہے یہ دنیا نہیں۔ اس معنی (یعنی جو اللہ و رسول سے غافل کردے) سے واقعی دنیا اور دنیا والی چیزیں لعنتی ہیں۔ (حدیث پاک کے اس حصے ''سوائے اللہ تعالٰی کے ذکر کے'' کے تحت فرماتے ہیں:) یہ چیزیں دنیا نہیں ہیں۔ اللہ کے ذکر سے مراد ساری عبادات ہیں۔

www.dawateislami.net

والًا بنا ہے ولی سے بمعنی قرب یا محبت یا تابع ہونا یا سبب لہٰذا اس جملہ کے چار معنی ہیں: وہ حضرات انبیاء واولیاء جو **اللہ** سے قریب کردیں یا **اللہ** تعالٰی ان سے محبت کرتا ہے، یا جو ذکرِ الٰہی سے قریب کردے، یا جو ذکرُ اللہ کے تابع ہے، یا جو ذکرُ اللہ کا سبب ہے۔(اشعہ) یعنی **اللہ** کا ذکر **اللہ کے** محبوب بندے علما طلبا اگر چہ دنیا میں ہیں مگر دنیا نہیں ہیں یہ تو **اللہ** کے محبوب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ **اللہ** کا ذکر ہر عبادت ہر سعادت کا سر ہے جیسے بدن کے لیے جان ضروری ہے ایسے ہی مؤمن کے لیے ذکرُ اللہ لازمی ہے۔ ذکرُ **اللہ** سے دنیا کا بقاء آسمان وزمین کا قیام ہے۔(مرقات) جب ذاکرین فنا ہو جائیں گے تو قیامت آجائے گی۔

(مراٰۃ المناجیح، ۱۷/۷)

دُنیا کی مذمت (حکایت)

ایک مرتبہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے استفسار فرمایا (یعنی پوچھا): کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک کس قدر حقیر ہے؟ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جس قدر یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک حقیر ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر وذلیل ہے، اگر دنیا کی قدر و قیمت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس

www.dawateislami.net

سے کبھی ایک قطرہ بھی نہ پلاتا۔

(ابن ماجة،کتاب الزھد،باب مثل الدنیا،٤/٤٢٧،حدیث:٤١١٠)

میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں

شہنشاہِ نبوّت، مخزنِ جودوسخاوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ داؤد (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد! گنہگاروں کو یہ خوشخبری سنادو کہ کوئی گناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صدیقین کو اس بات کا ڈر سناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ وبرباد ہوجائے گا، اے داؤد! اگر تو مجھ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی محبت کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں، اے داؤد! جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ رات کو تہجد ادا کرتا ہے جبکہ لوگ سورہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے جب غافل لوگ میرے ذکر سے غفلت میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر ادا کرتا ہے جبکہ بھولنے والے مجھ سے غفلت اختیار کرتے ہیں۔

(حلیة الاولیاء،٨/٢١١،حدیث:١١٩٠٦ الی قوله(الا ھلك)،بحرالدموع،ص٢١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(28) گھر والوں کے خرچ میں بخل کرنے والا ہم سے نہیں

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان

www.dawateislami.net

ہے: لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَتَّرَ عَلٰى عِيَالِهٖ یعنی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خوشحالی عطا فرمائی اس کے باوجود وہ اپنے بال بچوں پر خرچ کرنے میں بخل کرے وہ ہم سے نہیں۔(فردوس الاخبار، ۲/۲۱٤، حدیث:۵۳۱۱)

اپنے گھر والوں کی خیرخواہی کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں کی خوب خیرخواہی کیجئے، (اسراف سے بچتے ہوئے) خوراک، لباس اور رہائش وغیرہا کا عمدہ اہتمام کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر بھی آپ کو ثواب ملے گا اور آخرت میں جہاں لوگ ایک ایک نیکی کو ترسیں گے وہاں اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے والے خوش نصیب مسلمان کی اس نیکی کو سب سے پہلے اس کے میزان میں رکھا جائیگا، چنانچہ

میزان میں سب سے پہلے کس عمل کو رکھا جائے گا

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بندے کے میزان میں سب سے پہلے اس کے اپنے گھر والوں پر خرچ کئے گئے مال کو رکھا جائے گا۔(المعجم الاوسط، ٤/۳۲۸، حدیث:٦۱۳۵)

اہلیہ کو پانی پلانے پر ثواب (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی

www.dawateislami.net

بیوی کے پاس آیا اور میں نے اسے پانی پلایا اور جو کچھ میں نے **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا تھا اسے سنایا۔

(مجمع الزوائد ،کتاب الزکاۃ،باب فی نفقۃ الرجل ...الخ،۳/ ۳۰۰،حدیث:۴۶۵۹)

چادر کا صدقہ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن اُمَیَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن عفان یا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک اُونی چادر کو خریدنے کے لئے بھاؤ طے کر رہے تھے کہ میرا وہاں سے گزر ہوا اور میں نے وہ چادر خرید کر اپنی بیوی **سُخَیلہ بنت عُبَیْدَہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کو اوڑھا دی۔ جب حضرتِ سیِّدُ نا عثمان یا عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے جو چادر خریدی تھی اس کا کیا ہوا؟ میں نے کہا، اسے میں نے **سُخَیلہ بنت عُبَیْدَہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہا) پر صدقہ کر دیا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا، جو کچھ تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو کیا وہ صدقہ ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب میری یہ بات **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے ذکر کی گئی تو فرمایا: عمرو نے سچ کہا ہے تم جو کچھ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو وہ ان پر صدقہ ہی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح،الترغیب فی النفقۃ...الخ، ۳/ ۴۳، حدیث: ۱۵)

www.dawateislami.net

گھر والوں کے لئے رزقِ حلال کی تلاش کا ثواب (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہِ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کاش! یہ شخص راہِ خدا میں ہوتا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کے لئے نکلا ہے تو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو بچانے کے لیے نکلا ہے تو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور تفاخُر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (المعجم الکبیر، ۱۹/ ۱۲۹، حدیث: ۲۸۲)

ماہِ رمضان میں اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، جب ماہِ رمضان کی پہلی رات آتی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے رمضان المبارک کے پورے مہینے کو مرحبا! اس کے دن میں روزے ہیں اور راتوں میں قیام اور اس میں بیوی بچوں پر خرچ کرنا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔

(الروض الفائق، المجلس الخامس، ص ٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(29) اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنے والا ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کا ارشاد عبرت نشان ہے: مَنْ اُعْطَی الذِلَّ مِنْ نَفْسِہٖ طَائِعًا غَیْرَمُکْرَہٍ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو شخص بلا اِکراہ (یعنی مجبور کئے بغیر) اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرے وہ ہم سے نہیں۔

(المعجم الاوسط، ۱/۱٤۷، حدیث: ٤۷۱)

مسلمان اپنے آپ کو ذلت پر کیسے پیش کرسکتا ہے!

حضور رحمتِ کونین صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ عزت نشان ہے: مومن کو لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذِلّت پر پیش کرے صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم مسلمان اپنے آپ کو کیسے ذلت پر پیش کرسکتا ہے! آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اپنے آپ کو ایسی آزمائش پر پیش کرنا جسکو آدمی برداشت نہ کرسکے۔ (ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، ٤/۱۱۲، حدیث: ۲۲٦۱)

دعائے رسول صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کہا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقیری، کمی اور ذلت سے اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ

www.dawateislami.net

میں کسی کو ستاؤں یا ستایا جاؤں۔

(ابوداؤد،کتاب الوتر،باب فی الاستعاذة،۲/۱۳۰،حدیث:۱۵۴۴)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: **ذلت سے مرادلوگوں کی نگاہ میں حقارت ہے یا مالداروں کے سامنے عاجزی۔** (مراۃ المناجیح،۴/۶۱)

متکبر کے ساتھ تکبر بھی تواضع ہے

حضرت سیِّدُنا ابونصر بشر بن حارث (المعروف بشر حافی) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: متکبر کے ساتھ تکبر سے پیش آنا بھی تواضع کی ایک قسم ہے۔

(المستطرف،الباب الثلاثون،۱/۲۰۱)

جس امر میں مسلمانوں کو ذلت پہنچے اس کا ترک واجب ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: جس مباح کے ترک (چھوڑنے) میں مسلمانوں کے لئے ذلت ہو وہ واجب ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کو ذلت پہنچانا حرام تو جس امر (کام) میں مسلمانوں کو ذلت پہنچے اس کا ترک (یعنی چھوڑنا) واجب ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت،ص۴۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(30) تین خصلتیں جس میں نہ ہوں وہ ہم سے نہیں

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ثَلَاثٌ مَنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَا مِنَ اللّٰہِ قِیْلَ وَمَا ھُنَّ قَالَ حِلْمٌ یُرَدُّ بِہٖ جَھْلُ الْجَاھِلِ أَوْحُسْنُ خُلُقٍ یَعِیْشُ بِہٖ فِی النَّاسِ أَوْوَرَعٌ یَحْجِزُہٗ عَنْ مَعَاصِی اللّٰہِ یعنی جس آدمی میں تین خصلتیں نہ ہوں وہ مجھ سے نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسے آدمی سے کوئی تعلق نہیں، عرض کی گئی: وہ کیا خصلتیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) ایسا حِلْم جس کے ذریعے جاہل کی جہالت کو دور کیا جائے (۲) حسنِ اخلاق جس کے ذریعے لوگوں میں اچھے طریقے سے زندگی بسر کی جائے (۳) ایسا تقویٰ جو آدمی کو گناہوں سے بچائے۔

(المعجم الأوسط، ۳/ ۳٦۲، حدیث: ٤٨٤٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حِلم (بُردباری)، تقویٰ اور حسنِ اخلاق **اللہ** تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ عادتیں ہیں، ہمیں ان کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے، ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں اس کی دعا مانگنا بھی سکھائی ہے چنانچہ

دعائے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا کرتے ہوئے عرض کی: اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے علم کے ساتھ

www.dawateislami.net

غنا، بُردباری کے ساتھ زینت، تقویٰ کے ساتھ عزت اور عافیت کے ساتھ زینت عطا فرما۔(کنز العمال،کتاب الاذکار، قسم الاقوال،۱/۸۱،جزء:۲،حدیث:۳۶۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان دلنشین ہے: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔

(المستدرک،کتاب اللباس،باب اعتموا تزدادوا حلماً،۵/۲۷۲،حدیث:۷۴۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہوگی۔

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ،باب ماجاء فی حسن الخلق،۳/ ۴۰۳، حدیث:۲۰۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے اخلاق گناہ کو پگھلا دیتے ہے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

www.dawateislami.net

اچھے اخلاق گناہ کو اس طرح پگھلا دیتے ہے جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے اور بُرے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

(المعجم الکبیر، ۳۱۹/۱۰، حدیث: ۱۰۷۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تمہارا بہترین دین تقویٰ ہے

نبیِ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارا بہترین دین تقویٰ ہے۔

(المستدرک، کتاب العلم، باب فضل العلم...الخ، ۲۸۲/۱، حدیث: ۳۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) پانی کا اسراف گناہ ہے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: مَنْ تَوَضَّأَ بَعْدَ الْغُسْلِ فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جو غسل کرنے کے بعد وضو کرے وہ ہم سے نہیں۔

(المعجم الکبیر، ۲۱۳/۱۱، حدیث: ۱۱۶۹۱)

غسل کرنے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا غسل کرنے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ غسل میں وضو کے اعضاء بھی دُھل جاتے ہیں۔ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم

www.dawateislami.net

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم غُسل کے بعدوُضونہیں فرماتے۔

(ترمذی،ابواب الطهارة،باب ماجاء فی الوضوء بعد الغسل،۱/ ۱۶۱،حدیث: ۱۰۷)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ غسل سے پہلے وضوفرما لیتے تھے وہ وضونماز کے لیے کافی ہوتا تھا، بلکہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کیے بھی غسل کرے اور پھر نماز پڑھ لے تو جائز ہے کیونکہ طہارتِ کبریٰ (یعنی غسل) کے ضمن میں طہارتِ صغریٰ (یعنی وضو) بھی ہو جاتی ہے اور بڑے حدث کے ساتھ چھوٹا حدث بھی جاتا رہتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح،۱/۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وضو میں پانی کا اِسراف مکروہ ہے

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: وضو میں پانی کا اِسراف مکروہ ہے خواہ نہر کا پانی ہو یا اپنا مملوک پانی ہو، اور جو پانی پاکی حاصل کرنے والوں کیلئے وقف ہوتا ہے، جس میں مَدارِس کا پانی بھی شامل ہے، اس کا اِسراف حرام ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پانی انہی لوگوں کیلئے وقف ہے جو شرعی وضو کرنا چاہتے ہیں، اور دوسروں کیلئے مباح نہیں ہے۔ (فتاوی رضویہ،۲/۴۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
کنز الایمان (ترجمۂ قرآن)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ٦٠٦ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ١٤٢٠ھ
الجامع لاحکام القرآن	ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی، متوفی ٦٧١ھ	دار الفکر بیروت
تفسیرِ مدارک	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ٧١٠ھ	دار المعرفہ، بیروت ١٤٢١ھ
تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ٧٤١ھ	مصر
درمنثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ٩١١ھ	دار الفکر، بیروت ١٤٣٢ھ
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ١٢٤١ھ	دار الفکر، بیروت ١٤٢١ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ١٢٧٠ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ١٤٢٠ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	مکتبہ اسلامیہ اردو بازار، لاہور
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	پیر بھائی کمپنی، لاہور
صراط الجنان	شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابو صالح محمد قاسم القادری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤١٩ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ٢٦١ھ	دار ابن حزم، بیروت ١٤١٩ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ٢٧٥ھ	داراحیاء التراث، بیروت ١٤٢١ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ٢٧٣ھ	دار المعرفۃ، بیروت ١٤٢٠ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ٢٤١ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ٢١١ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢١ھ
سنن دارمی	امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ٢٥٥ھ	دار الکتاب العربی بیروت ١٤٠٧ھ
مسند بزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ٢٩٢ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ١٤٢٤ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٠ھ

www.dawateislami.net

مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۴ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
مسند ابویعلی	شیخ الاسلام ابویعلٰی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
جامع الاصول	امام مبارک بن محمد شیبانی المعروف بابن الاثیر جزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
المطالب العالیہ	امام الحافظ احمد بن علی بن الحجر العسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
الاذکار	حافظ محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا	حافظ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
القول البدیع	الامام الحافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
معرفۃ القراء الکبار	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ۷۴۸ھ	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۰۴ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
تاریخ دمشق	علامہ علی بن حسن، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
الحدیقۃ الندیۃ	سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
شرح المقاصد	علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی، متوفی ۷۹۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
شرح ابوداود للعینی	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد، ریاض، ۱۴۲۰ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
حیاتِ اعلیٰ حضرت	ملک العلماء ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
ادب الدنیا والدین	ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی، متوفی ۴۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۸ھ
لواقح الانوار القدسیۃ	ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
منہاج القاصدین	ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷	دار التوفیق، دمشق ۱۴۳۱ھ
تنبیہ المغترین	عبد الوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مثنوی (مترجم)	حضرت مولانا جلال الدین رومی، متوفی ۶۷۲ھ	خدیجہ پبلی کیشنز، لاہور
روض الریاحین	امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی، متوفّٰی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
غریب الحدیث للحربی	امام ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربی، متوفی ۲۸۵ھ	دار المدنہ، جدہ ۱۴۰۴ھ
عیون الحکایات	ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	مرکز اہل السنۃ ۱۴۲۳ھ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفّٰی ۸۵۰ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
کتاب التعریفات	علی بن محمد بن علی الجرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار
لسان العرب	محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی، متوفّٰی ۷۱۱ھ	مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات بیروت ۱۴۲۶ھ
امام اعظم کی وصیتیں	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
اسلامی زندگی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فیضانِ سنت	مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
وسائلِ بخشش	مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
دُرُود پاک لکھنے کی بَرَکت	1
جوخوش اِلحانی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں	1
خوش آوازی قرآن کا زیور ہے	1
''وہ ہم میں سے نہیں'' کا مطلب	2
قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو	3
میں چھ چیزوں سے خوفزدہ ہوں	3
خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کی احتیاطیں	4
جس کی آواز اچھی نہ ہو؟	5
عورت کا اجنبیوں کے سامنے تلاوت کرنا	5
قرآن پڑھنے کا طریقہ	5
قرآن کریم دُرست پڑھا جائے	7
قرآن کریم سیکھنے والوں کے حلقے بنا دیتے	8
اونچا سننے کے باوجود غلطی پکڑ لیا کرتے	8
دعوتِ اسلامی اور تعلیمِ قرآن	8
حاجی مشتاق کی انفرادی کوشش	9
اَعرابی نے غلطی پکڑ لی	10
اِخلاص بھی ضروری ہے	11
کاش یہ آواز قران کی تلاوت میں استعمال ہوتی	12
جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ ہم سے نہیں	12
حدیث میں ''سنت'' سے کیا مراد ہے؟	13
سنت کسے کہتے ہیں؟	13
سنت کی اقسام	14
سنّت پر عمل کی برکت سے مغفرت ہوگئی	15
ثواب کے حق دار بنئے	15
جنت میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس	16

عنوان	صفحہ نمبر
بات کرتے وقت مسکرایا کرتے	16
مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے	17
سرکار کی پسند اپنی پسند	18
سنت پر عمل کا جذبہ	18
سنّت کے قدردان	19
سنت کی محبت	20
آلۂ ادائے سنت سے محبت اور تعظیم	21
عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارنا	21
دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو	22
بادشاہ اور لالچی عورت	22
تو کتنا اچھا ہے!	23
ناحق قبضہ جمانے والا ہم سے نہیں	24
اپنا دعویٰ واپس لے لیا	25
زمین پر قبضے کا حکم شرعی	26
بدشگونی لینے والا ہم سے نہیں	28
بدشگونی کی تعریف اور اسکی قسمیں	28
نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟	28
بَدشگونی کے نقصانات	31
کہانت کرنے کروانے والا ہم سے نہیں	31
کہانت کسے کہتے ہیں؟	32
کاہنوں سے غیبی خبریں پوچھنا	32
کاہنوں کی بعض باتیں دُرُست ہونے کی وجہ	33
سفید گدھا اس سے زیادہ نجوم جانتا ہے	33
نُجومی کو ہاتھ دکھانا	34
جادو کرنے کروانے والا ہم سے نہیں	35
جادو کیا ہے؟	35
بنی اسرائیل کو جادو سیکھنے سے روکا	36
کسی نے جادو کروادیا ہے	37

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
جادو سے حفاظت کے تین مدنی پھول	38
(۱) سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تلاوت	38
(۲) روزانہ عجوہ کھجور کھانے والا جادو سے محفوظ رہے	38
(۳) سال بھر جادو سے حِفاظت	39
جادو ٹونہ کروانے کا الزام	39
مسلمان کو دھوکا دینے والا ہم سے نہیں	40
دھوکا کسے کہتے ہیں؟	41
گوشت کو پھونک کر موٹا نہ کرو	41
تجارتی چیز کا عیب چھپانا گناہ ہے	42
گوشت فروشوں کیلئے اِحتیاطیں	43
اندازے سے تولنے کی مُمانَعت	43
عمدہ گوشت کی پہچان	44
دھوکے باز بیوی	45
جو ہم پر تلوار اٹھائے وہ ہم سے نہیں	45
جو برائی سے منع نہ کرے وہ ہم سے نہیں	46
بددعا کے بجائے دعا فرمائی	47
میں اور تم قیامت میں یوں آئیں گے	48
لوگوں کا مال لوٹنے والا ہم سے نہیں	48
مسلمان کے ساتھ بد دیانتی کرنے والا ہم سے نہیں	49
قیمت بڑھ جانے پر بھی نہ بڑھائی	50
میں چوریاں کرتا تھا	51
علماء کا حق نہ پہچاننے والا میری امت سے نہیں	52
تین شخص ایسے ہیں جن کے حقوق کو منافق ہی ہلکا جانے گا	52
بادشاہی تو اِسے کہتے ہیں	53
اہلِ علم کی تعظیم وتوقیر کرنا	53
عالِم کی عزت	54

عنوان	صفحہ نمبر
بے صبری کرنے والا ہم میں سے نہیں	55
آواز سے رونا منع ہے	56
آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمزدہ ہے	56
گندھک کا کُرتا اور کھجلی کا دوپٹہ	57
کتے کی طرح بھونکیں گی	57
کیا عزیز کی موت پر صبر کرنا مشکل ہے؟	58
مصیبت کے وقت چیخیں مارنا اور کپڑے پھاڑنا	59
میں اس سے بیزار ہوں	59
عمدہ کپڑے پہن لئے	60
غم سہنے کا ذہن بنالیجئے	61
جنات نے غم خواری کی	61
غیر جنس سے مشابہت کرنیوالا ہم میں سے نہیں	63
صبح وشام غضب میں ہوتے ہیں	63
تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے	63
مردانہ جوتے پہننے والی ملعون ہے	64
مرد کا بال بڑھانا کیسا؟	64
بدلہ لینے کے خوف سے سانپ نہ مارنے والا ہم سے نہیں	65
کیا سانپ کو مارنے والے سے اس کی ناگنی بدلہ لیتی ہے؟	65
نقصان دینے والے حیوانات کو مارنا	66
جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم سے نہیں	66
100 میں سے 90 رحمتیں کسے ملتی ہیں؟	66
سلام کے پانچ شرعی مسائل	67
پڑوسی کا حق ضائع کرنے والا ہم سے نہیں	68
پڑوسیوں کو گوشت اور کپڑے دیا کرتے	69
پڑوسی کے گیارہ حقوق	69

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اچھا کیا یا بُرا؟	70	جس سے محبت کرو اسے بتادو	81
دیوار کی مٹی	70	(٤) گناہ جھڑتے ہیں	82
امیر اہلسنّت اور ناراض پڑوسی	71	(۵) مسلمان کو محبت سے دیکھنا	82
برائی کو بھلائی ختم کرتی ہے	72	بھائی چارہ کس سے کیا جائے؟	83
جس نے تنگدستی کے خوف سے شادی		بھائی چارے کی سچائی کی علامت	83
نہ کی وہ ہم سے نہیں	73	نماز میں کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے	
رزق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے	73	والا ہم سے نہیں	84
شادی ''تنگدستی'' کو ختم کرتی ہے	75	نماز میں تعدیلِ ارکان واجب ہے	85
نکاح کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غنی کر دے گا	75	حاسد اور چغل خور ہم سے نہیں	85
تین آدمیوں کی مدد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ		حسد کی تعریف	85
کرم پر ہے	75	حسد کی حقیقت	86
جو نکاح پر قدرت رکھتا ہو پھر بھی نہ		حسد ایمان کو بگاڑتا ہے	86
کرے وہ ہم سے نہیں	76	ابلیس وفرعون سے بڑھ کر شریر کون؟	86
نکاح کے فوائد	76	سب سے پہلا گناہ	87
میرا طریقہ نکاح ہے	76	سایۂ عرش میں کس کو دیکھا؟	87
نکاح کرنا کب سنّت ہے؟	77	چغلی کیا ہے؟	88
نکاح کرنا فرض بھی ہے اور حرام بھی!	77	چغلی کا عذاب	88
جو مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارہ قائم		چغل خوری کا وبال	88
نہ کرے وہ ہم سے نہیں	78	محبت کے چور سے بچئے!	89
عزت کرو عزت پاؤ	78	ریشم کے لباس اور چاندی کے برتنوں کا استعمال	90
بزرگوں کا احترام کرنے کی فضیلت	78	دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں محروم	
بزرگوں کا ادب	79	رہے گا	90
تبرک کی قدر کی برکت	79	جنتیوں کا لباس	90
بھائی چارہ کیا ہے؟	80	تمہارے لئے آخرت میں ہیں	91
مسلمان سے اُخوّت (بھائی چارہ) اور		چاندی کا برتن پھینک دیا!	91
ملاقات کے فضائل	80	''غوث'' کے تین حروف کی نسبت	
(۱) نام پوچھ لے	80	سے سونے اور چاندی کے برتنوں کے	
(۲) اللہ کے لئے محبت کرنے کا انعام	81	تین اہم مسائل	92
(۳) محشر کی گرمی اور سایہ عرش	81	جو مسلمان کا حق نہ جانے وہ ہم سے نہیں	92

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
مسلمانوں کے چھ حقوق	93
میں دنیا سے اور دنیا مجھ سے نہیں	94
دنیا لعنتی چیز ہے	94
دنیا کیا ہے؟	94
دُنیا کی مذمت	95
میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں	96
گھر والوں کے خرچ میں بخل کرنے والا ہم سے نہیں	96
اپنے گھر والوں کی خیر خواہی کیجئے	97
میزان میں سب سے پہلے کس عمل کو رکھا جائے گا	97
اہلیہ کو پانی پلانے پر ثواب	97
چادر کا صدقہ	98
گھر والوں کے لئے رزقِ حلال کی تلاش کا ثواب	99
ماہِ رمضان میں اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت	99
اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنے والا ہم سے نہیں	100
مسلمان اپنے آپ کو ذلت پر کیسے پیش کرسکتا ہے!	100
دعائے رسول ﷺ	100
متکبر کے ساتھ تکبر بھی تواضع ہے	101
جس امر میں مسلمانوں کو ذلت پہنچے اس کا ترک واجب ہے	101
تین خصلتیں جس میں نہ ہوں وہ ہم سے نہیں	102
دعا سکھائے، دعائے رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم	102
عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا	103
میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں	103
اچھے اخلاق گناہ کو پگھلا دیتے ہے	103
تمہارا بہترین دین تقویٰ ہے	104
پانی کا اسراف گناہ ہے	104
غسل کرنے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں	104
وضو میں پانی کا اسراف مکروہ ہے	105
ماخذ ومراجع	106
فہرس	107

ایک چپ سو سکھ

www.dawateislami.net

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-592-6
0126101
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net